جلد ۸ | ۲۶ تبلیغ ۱۳۳۸ ہش | ۱۷ شعبان ۱۳۷۸ھ | ۲۶ فروری ۱۹۵۹ء | نمبر ۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تبدیلی آب و ہوا کے لئے سندھ تشریف لے گئے ہیں۔

حضور کی عام صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر اور سفر میں بخیریت رہنے اور بعافیت واپسی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۴ فروری۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال پاکستان میں تشریف فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور خیریت سے واپس لائے۔ آمین۔

ہدایت انسانی کیلئے وحی کے تواتر کی ضرورت

از مکرم جمیل الرحمٰن صاحب رفیق۔ بی۔ ایس۔ سی

آج مادی ترقی کا دور ہے اور ہر ایک کی یہ وائر مادیت ایک ہی نکتہ پر ہے اسی لئے آج یہ بات سننے میں آئی ہے کہ ایک کامل شریعت کے ہوتے ہوئے کیا ضرورت ہے کہ پھر بھی خدا تعالیٰ بندوں پر وحی و الہام نازل کرتا چلا جائے۔ خصوصاً جبکہ اس زمانے میں عقل انسانی ارتقاء کے انتہائی منازل پر جا پہنچی ہے۔ اور انسان اپنی زندگی کے لائحہ عمل کو گذشتہ زمانے میں نازل شدہ شریعت سے بطریق عقل کے ذریعہ اخذ کر سکتا ہے!

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ بیشک ایک کامل شریعت کے بعد پھر ایک ایسی وحی کا نازل ہونا جو ایک نئی شریعت کی حامل ہو عقلاً ممتنع ہے۔ مگر وحی کا کام صرف شریعت لانا ہی تو نہیں۔ بلکہ شریعت کے موجود ہوتے ہوئے بھی وحی کا نزول مذہب کی جان ہے۔ کیونکہ کسی شریعت کا کمال یہی ہے کہ وہ بندے کو خدا تعالیٰ سے ملاتی ہے۔ اب خدا تعالیٰ تو نظر نہیں آتا اور نہ ہی حواس ظاہریہ سے اس کا ادراک کیا جا سکتا ہے۔ پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ بندے کا رشتہ خدا تعالیٰ سے جڑ گیا ہے؟ صرف وحی و الہام ہی ہے جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ضروری ہے کہ یہ سلسلہ تواتر کے ساتھ دنیا میں قائم رہے۔ اگر خدا تعالیٰ پہلے بولتا تھا اب نہیں بولتا۔ تو پھر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ خدا تعالیٰ اب سمیع و بصیر بھی نہیں اور علیم و قدیر بھی نہیں رہا۔ اور اسی طرح اس کی تمام صفات معطل ہو گئی ہیں۔ تو کیا جواب ہوگا۔ وہ وراء الوراء ہستی ہے۔ اس کی رؤیت ممکن ہی نہیں ایک اس کا کلام ہی ہے جو اس کی ذات کا یقین دلا سکتا ہے۔ اگر یہ دروازہ بھی بند ہو جائے۔ تو پھر اس پر یقین دلانے کا کونسا دروازہ کھلا ہے؟

پھر محض شریعت کا کتاب میں موجود ہونا کافی نہیں جس طرح فزکس، کیمسٹری اور دیگر علوم کو محض کتابوں سے نہیں سیکھا جا سکتا، بلکہ ایسے علوم حاصل کرنے کے لئے ایسے ماہروں اور تشریح کرنے والے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جن کو دیکھ کر یا جن سے پوچھ کر انسان ان علوم کی باریکیاں سمجھ سکے۔ اسی طرح شریعت کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ان روحانی استادوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب تجربہ ہوں جن پر خود وحی نازل ہوتی ہو۔ محض شریعت کا کتاب میں موجود ہونا تو کچھ نہیں کر سکتا

اس کے علاوہ امتداد زمانہ کی وجہ سے باوجود شریعت کے محفوظ ہونے کے دلوں سے شریعت کی حقیقت محو ہو جاتی ہے۔ یہ ایک بدیہی بات ہے۔ آج تک تمام مذاہب کے پیروؤں کا یہی حال ہوا ہے۔ اور اس میں ایک بھی استثناء نہیں۔ بے شک ظاہری طور پر شریعت موجود بھی ہو۔ مگر چونکہ معنوی طور پر بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے عقل کا یہی تقاضا ہے کہ وقتاً فوقتاً، بالتواتر ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو تازہ بتازہ وحی الٰہی کی روشنی میں اس معنوی بگاڑ کی اصلاح کر کے لوگوں کو ہدایت کے راستے پر گامزن کرتے رہیں۔

پھر سوچنا چاہیئے کہ اگر وحی کا سلسلہ بند ہو جائے۔ تو مرورِ زمانہ کے ساتھ سابقہ وحی و الہام کا لفظاً مبہم ہو کر رہ جائے گا اور وحی کا سمجھنا لوگوں کی عقلوں سے بالا ہو جائے گا۔ اور جب وہ پہلے واقعات پڑھیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ نے فلاں نبی کی طرف یہ وحی کی تو اسے ایک عجوبہ خیال کریں گے۔ اور مافوق الطبیعت خیال کر کے وحی و الہام کے نظریہ ہی کو لغو قرار دے دیں گے۔ اور سابقہ مذہب کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور جس عقل پر آج انسان اس قدر نازاں ہے کہ اسے شریعت کی باریکیاں سمجھنے کے لئے وحی الٰہی سے مستغنی قرار دے رہا ہے۔ وہی عقل اس شریعت کے الہامی ہونے کا بھی انکار کر دے گی۔ کیونکہ جب وحی کا مفہوم ہی وہ نہ سمجھ سکے گی تو ایک ضخیم الہامی کتاب پر ایمان لانے کا سوال ہی ختم ہو جائے گا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ بعض اوقات بگڑے لوگوں کو بھی سچی خوابیں دکھا دیتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات الہام بھی کر دیتا ہے۔ تاکہ لوگ اس نظریہ کو ایک واہمہ خیال کرنے نہ لگ جائیں۔

اس کے علاوہ جاننا چاہیئے (باقی دیکھئے ...)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ایک تازہ کشف اور القاء

فرمودہ ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء

فرمایا:-

میں نے آج مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۵۹ء صبح کے وقت سے کچھ پہلے کشفی حالت میں ایک القاء محسوس کیا۔ جسے میں نے کشف کی حالت میں ہی لکھنا شروع کر دیا۔ مگر کشفی تحریر جاگنے کے وقت تک کس طرح محفوظ رہ سکتی تھی جب میری آنکھ کھلی تو وہ تحریر میرے ہاتھ میں نہیں تھی۔ بہرحال اس القاء کی قریب قریب تفصیل یہ ہے:- مجھے القاء ہوا کہ سائنس دان خیال کر رہے ہیں۔ کہ وہ مذہب کو جھوٹا ثابت کر رہے ہیں لیکن خدا بھی خاموش نہیں۔ اس کے فرشتے بھی خاموش نہیں۔ وہ دفاع کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ جب وقت آئے گا۔ اور حقیقت عالی تجربات کا لباس مکمل طور پر پہن لے گی۔ تو سائنسدانوں پر کھل جائے گا۔ کہ وہ ایک ایسے جال میں پھنس گئے ہیں جو وہ دوسروں کے لئے بُن رہے تھے۔ لیکن اس وقت وہ پیٹ بھرتے بھرتے کسی اور چیز[1] کے بھرنے کے قریب پہنچ چکے ہوں گے۔ اور اس وقت ندامت کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ دشمنوں کا ایک رسالہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں کوئی اعتراض بعض سکھوں کی شہادت کی بناء پر کیا گیا ہے۔ میں نے اس رسالہ کا جواب لکھوانا شروع کیا۔ اور ایک سکھ جو میرے سامنے بیٹھا تھا۔ اسے کہا کہ کیا ایسی شہادت آپ کے پاس موجود ہے۔ اس نے کہا میرے پاس تو کوئی ایسی شہادت موجود نہیں۔ میں نے اسے کہا کہ لکھ دیجئے۔ کہ ایسی کوئی شہادت نہیں۔ اس نے کہا میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ ایسی کوئی شہادت موجود نہیں۔ مگر میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ایسی کوئی شہادت مجھے معلوم نہیں۔ اس پر میں نے اسے کہا کہ اچھا یہی لکھ دیجئے۔ اس پر اس نے آمادگی ظاہر کی۔ تو میں نے اس سے وہی تحریر لے لی۔ اور یہی بات میں نے اس رسالہ کے جواب میں لکھ دی۔

[1] تفہیم یہ ہوئی کہ اس سے مراد قبر ہے۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان — مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۵۹ء

قادیان میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

کامیاب جلسہ

از مکرم بھائی اللہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۲۲ فروری بلحاظ مقامی حالات کے پیش نظر یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب کے سلسلہ میں ۲۰ فروری کی بجائے آج نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں مصلح موعود کا جلسہ زیر صدارت حضرت مولوی عبد الرحمن صاحب امیر مقامی شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر انعام کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ ذکریا علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ کو اللہ تعالیٰ نے مجاہدہ کا حکم دیا جس کے نتیجہ میں انہیں یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام عطا ہوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چالیس روز عبادت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ نبوت سے قبل غار حرا میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ اور شب و روز عبادت الٰہی میں منہمک رہتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اکمل شریعت عطا فرمائی۔ اسی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد خداوندی کے ماتحت ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور چالیس روز چلہ کشی فرمائی۔ اس دوران میں حضور اقدس اکثر بار روزہ رہ کر دعاؤں میں مصروف رہتے آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کی تضرعات کو سنا اور ۱۸۸۶ء میں ایک عظیم الشان لڑکا عطا کئے جانے کی بشارت دی۔ جسے حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع کرایا اور اسی پیشگوئی کا مصداق آج جماعت احمدیہ کا امام ہے اور اسی نشان کو تازہ کرنے کے لئے آج کا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔

پھر مکرم محمود احمد صاحب عارف نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ پھر مکرم محمد عمر صاحب مالاباری نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنی ہستی کو ظاہر کرنے کے لئے مختلف نشانات دکھاتا رہا ہے انہی نشانات میں سے جو اس زمانہ میں نہایت صفائی سے ظاہر ہوا۔ حضرت مصلح موعود کی پیدائش کا نشان ہے۔ جس کا پس منظر یہ ہے کہ ۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اشتہار شائع کر کے دنیا کے مختلف ممالک میں اور ہندوستان میں بھجوایا کہ جو شخص اسلام اور قرآن کی صداقت کے متعلق نشان نمائی کا خواہشمند ہو وہ میرے پاس آ رہے اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر اندر نشان ظاہر فرما دے گا۔ اس پر قادیان کے چند ہندوؤں نے نشان نمائی کا مطالبہ کیا جس پر حضور نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں اور ہوشیارپور کی چالیس روزہ چلہ کشی کے بعد مصلح موعود کی پیشگوئی شائع فرمائی۔ اس پر مخالفین نے بہت استہزاء کیا۔ بلکہ پنڈت لیکھرام نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ ہمارا الہام تو کہتا ہے کہ آپ کی ذریت جلد منقطع ہو جائے گی۔ اور تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا مگر اس کے مقابر میں اللہ تعالیٰ نے انہی تین سالوں کے اندر وہ عظیم الشان لڑکا عطا فرمایا جو آج جماعت احمدیہ کی قیادت کر رہا ہے ۱۹۴۴ء میں حضرت اقدس امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر "مصلح موعود" ہونے کا اعلان فرمایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ایک وفادار جماعت عطا فرمائی ہے اور اب دنیا میں اسلام کی ترقی مجھ سے ہی وابستہ ہے۔ اور میرا ہر مخالف ذلیل و ناکام ہوگا۔

تیسرے نمبر پر چوہدری محمد طفیل صاحب نے "مصلح موعود کے متعلق غیروں کی آراء" کے عنوان پر تقریر کی۔ چوہدری صاحب نے بتایا کہ جس طرح مصلح موعود کی پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور الہام ہے کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین بنفس نفیس ۱۹۲۴ء میں یورپ تشریف لے گئے اور آپ کی تشریف آوری کی وجہ سے اسلام کی تبلیغ پر ایک نہایت گہرا اثر ہوا۔ اور اس وقت کے اخبارات Times of India اور Daily Express وغیرہ نے حضرت اقدس ایدہ اللہ کے متعلق نہایت شاندار ریویو شائع کئے۔

بعد ازاں مکرم عبد الرحیم صاحب فانی نے مصلح موعود کے متعلق اپنا تازہ کلام پیش کیا۔ پھر مکرم مولوی احمد رشید صاحب نے مصلح موعود کے ذریعہ تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آغاز میں بتایا کہ بائیبل میں پیشگوئی ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کے وقت یہوداہ کا ایک قدم یروشلم میں اور دوسرا پہاڑوں کے نیچے ہوگا اور وہاں سے تمام دنیا کو امرت پلایا جائے گا۔ چنانچہ اس کے مطابق آج قادیان اور ربوہ سے دنیا کو روحانی آب حیات پلایا جا رہا ہے۔ احمدیت کا تبلیغی نظام ایسا عمدہ ہے جس کی نظیر ساری دنیا پیش کرنے سے عاجز ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے آیت و نفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوٰت و من فی الارض الا من شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون و اشرقت الارض بنور ربھا و وضع الکتاب و جایٓء بالنبیین و الشھدآء و قضی بینھم بالحق وھم لا یظلمون کی نہایت لطیف تفسیر بیان کی اور فرمایا کہ پہلے نفخ صور میں آنحضرت کی بعثت اولیٰ کا ذکر ہے اور نفخ ثانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا ذکر ہے اور جایٓء بالنبیین سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد ہے جیسا کہ حضور کا ایک الہام بھی اس بات کی تائید کرتا ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء اسی طرح حضور بھی فرماتے ہیں کہ ؎

کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی مصلح موعود ہونے کے بارہ میں جو الہام ہوا وہ بھی ایسا ہی ہے کہ انا المسیح الموعود مثیلہ و خلیفتہ یعنی میں حضرت مسیح موعودؑ کا مثیل اور خلیفہ ہوں۔ جس طرح ہر نبی کے لئے ایک مثیل ہوتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثیل حضرت مصلح موعود ہیں۔ اور آپ نے بجلی کی طرح جماعت میں ایک انقلابی روح پھونک دی ہے۔

اس کے بعد مکرم و محترم حکیم خلیل احمد صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود میں اسلام کی زندگی کا ثبوت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت ہی پر سوز لہجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں حضور کے زمانہ میں اسلام کی دردناک حالت کا ذکر فرمایا۔ اور آپ کی تضرعات اور دعاؤں کا ذکر کیا کہ کس طرح حضور دن رات اسلام کی ترقیات کے لئے دعائیں فرمانے تھے۔ پھر حضور ارشاد خداوندی کے ماتحت ہوشیارپور تشریف لے گئے۔ اور چالیس روز چلہ کشی فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تضرعات کے جواب میں مصلح موعود کی بشارت دی۔ محترم حکیم صاحب نے بیان کیا کہ ہم میں سے کسی نے اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین پیدا کرتے نہیں دیکھا مگر ہم نے مصلح موعود کی پیشگوئی کو بچشم خود مختلف مرحلوں میں پورا ہوتے دیکھا ہے۔ ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انا نبشرک بغلام حسین کے الہام کے ذریعہ ایک خوبصورت لڑکے کی پیدائش کی خوشخبری دی۔ پھر آپ کی شادی دہلی کے اعلیٰ سادات خاندان میں ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ پسر موعود عطا فرمایا جس کے متعلق فرمایا تھا کہ انا ارسلنٰک شاھدا و مبشرا و نذیرا کصیب من ربانی (باقی صفحہ پر)

یوم مصلح موعود

از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

(۱)

فروری کی بیسویں پھر آ گئی!
حق کی قدرت کا نشاں دکھلا گئی
آشکارا حق ہوا باطل شکار
مذہبی دنیا سکینت پا گئی!

(۲)

مصلح موعود کی پائی خبر
ہے ہمارے واسطے بہجت اثر
ہوگیا ظاہر وہ رازِ مستتر
آئی ہاتھوں میں کلیدِ صد ظفر

(۳)

تین سالوں تک رہا تھا انتظار
جار کرنے والا آیا کامگار
مدت نہ سالہ میں ثانی بشیر
کر رہا تعیین ہے سبز اشتہار

(۴)

سیدی محمود ہے فضلِ عمر
ہوگئی ظاہر حقیقت منتظر
چار سو ڈنکا بجے اسلام کا
وحیٔ حق نے جیسے اکمل دی خبر

(۵)

مشکلیں سب دور ہو جانے کو ہیں
ظلمتیں کافور ہو جانے کو ہیں
بکثرت ہوگا اب بیارکا یہ ثمر!
عالمیں پُر نور ہو جانے کو ہیں

(۶)

ہے دعا ہم سب کی رب لا تذر
بن کے مسلم کافری چھوڑیں بشر
شوکتِ اسلام بڑھتی جائے اور
پھیل جائے احمدیت کا اثر

خطبہ جمعہ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (مائدہ)

اے مومنو! تم اپنے عقود کو پورا کرو!

نکاح دنیوی لحاظ سے سب سے بڑا عقد ہے جو مرد اور عورت دونوں پر بعض اہم ذمہ داریاں عائد کرتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۹ء بمقام ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ تلاوت فرمائی۔

یا ایھا الذین اٰمنوا

اوفوا بالعقود (مائدہ ع ۱)

اس کے بعد فرمایا۔

سورۃ مائدہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک

نہایت ضروری امر

کی طرف توجہ دلائی ہے وہ فرماتا ہے۔ اے مومنو! تم اپنے عقود کو پورا کرو۔ یوں تو ہر مومن اپنے وعدہ کا پابند ہوتا ہے۔ مگر عقد میں وعدہ سے زیادہ پختگی ہوتی ہے اور پھر وہ بعض شرائط کے ساتھ مشروط ہوتا ہے۔ یہ عقود دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک دینی اور دوسرے دنیوی۔ دینی عقد تو یہ ہے۔ کہ ہر شخص مسلمان ہوتے وقت یہ کہتا ہے۔ کہ

اشھد ان لا الٰہ الا
اللہ وحدہٗ لا شریک
لہٗ واشھد ان محمد
عبدہٗ و رسولہ۔

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ گویا ایک مسلمان اسلام قبول کرتے وقت ساری دنیا کو بتا دیتا ہے۔ کہ میرا یہ عقیدہ ہے۔ پس اس کے بعد جو شخص بھی اس کے ساتھ کوئی معاملہ کرتا ہے وہ یہ یقین رکھ کر کرتا ہے۔ کہ وہ خدا کو ایک سمجھتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کو ایک سمجھنے کے علاوہ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ

میں گواہی دیتا ہوں

کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول سمجھتا ہوں۔ گویا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے اسے میں پوری طرح مانتا ہوں۔ اس کے بعد ہر شخص کو اس کے ساتھ معاملہ کرتے وقت یہ پتہ ہوتا ہے کہ وہ کیا رویہ اختیار کرے گا۔ کیونکہ اس نے اپنے عقیدہ کا اعلان کیا ہوا ہوتا ہے۔ اگر وہ شخص اس اقرار سے پھرتا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم سے انکار کرتا ہے۔ تو وہ دنیا کو دھوکا دینے والا سمجھا جائے گا۔ مجھے ایک دوست نے ایک بڑے افسر کے متعلق سنایا کہ میں اس کے پاس ایک دفعہ کسی کام کے لئے گیا تو میں نے ایک اور افسر کا نام لے کر کہا کہ اس نے فلاں معاملہ میں انصاف سے کام نہیں لیا۔ اس پر وہ ہنس کر کہنے لگا کہ وہ خدا تعالیٰ کو رازق نہیں سمجھتا ہوگا۔ میں تو خدا تعالیٰ کو ہی رازق سمجھتا ہوں اس کا مطلب یہ تھا کہ میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میرا عہدہ باقی رہے گا یا نہیں میں خدا تعالیٰ کو رازق سمجھتا ہوں۔ اور خدا کو رازق سمجھنے کی وجہ سے میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا۔ کہ کوئی شخص مجھ پر خفا ہو جائے گا گویا دوسرے لفظوں میں اس نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کی تشریح کی۔ یعنی میں خدا کو ایک سمجھتا ہوں۔ اور اس کی صفات کو کسی بندے کی طرف منسوب نہیں کرتا۔ میں خدا تعالیٰ کو ہی رازق سمجھتا ہوں۔ یا مثلاً جس کارخانہ میں میں ملازم ہوں اس کے مالک کو میں رازق نہیں سمجھتا۔ میں یہ نہیں سمجھتا کہ میرے ماں باپ میرے رازق ہیں بلکہ میرا

رازق خدا تعالیٰ ہی ہے

اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم دی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ نے ہی آپ کو دی ہے۔ انہوں نے اپنے پاس سے کچھ نہیں کہا۔ میں انہیں اللہ تعالیٰ کا عبد مانتا ہوں۔ مگر میں ساتھ ہی یہ بھی سمجھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے ہی انہیں بھیجا تھا۔ پس جو کچھ انہوں نے کہا وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کہا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔ پھر میں خدا کو ایک سمجھتا ہوں کے یہ معنی بھی ہیں کہ اگر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مخالف چلوں گا۔ تو کوئی طاقت مجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچا نہیں سکتی۔

دنیوی عقود میں سے

سب سے بڑا عقد

بیوی کے ساتھ ہوتا ہے۔ نکاح کے وقت انسان اقرار کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرے گا۔ اور محبت سے پیش آئے گا۔ پھر اس کے رشتہ داروں سے عقد ہوتا ہے۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ کئی احمدی اس معاملے میں پورے نہیں اترتے نکاح تو وہ کر لیتے ہیں۔ مگر بعد میں بیویوں سے ان کا سلوک اچھا نہیں ہوتا۔ بعض عورتیں میرے پاس آتی ہیں۔ اور کہتی ہیں ہمارے خاوند ہم سے حسن سلوک نہیں کرتے۔ اور اگر ہم خلع کرانا چاہتی ہیں۔ تو وہ ہمیں چھوڑتے بھی نہیں۔ حالانکہ اگر کوئی شخص واقعہ میں

اپنے عہد کو پورا نہیں کرتا

تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے پھر بعض خاوند ایسے بھی ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اتنے ہزار روپے دیئے جائیں تو ہم چھوڑیں گے۔ ورنہ نہیں یہ سب بے ایمانیاں ہیں۔ اور نفس کی خرابی کی علامتیں ہیں

مومن کا فرض

ہے کہ اگر اس کی عورت ذرا بھی انقباض ظاہر کرے تو وہ اسے فوراً چھوڑ دے۔ احادیث میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ آتا ہے۔ کہ آپ نے ایک عورت سے شادی کی جب آپ اس کے پاس گئے۔ تو اس نے کہا اعوذ باللہ منک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو نے مجھ سے بڑی طاقت کی پناہ مانگی ہے۔ اس لئے تمہیں میری طرف سے طلاق ہے۔ (بخاری کتاب الطلاق) بعد میں وہ عورت شکایت کرتی رہی۔ کہ مجھے

دھوکا دیا گیا

ہے مجھے کسی عورت نے سکھا دیا تھا۔ کہ تو اس طرح کہو۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل تیری طرف خاص طور پر مائل ہو جائے گا۔ لیکن بہرحال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس نے اعوذ باللہ کہا اور آپ نے اسے فوراً طلاق دے دی۔ تو مومن کا یہ کام ہے۔ کہ اگر اس کی عورت اس کو ناپسند کرتی ہو تو فوراً اسے چھوڑنے پر تیار ہو جائے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ توحید کے بھی خلاف کرتا ہے کیونکہ

اس کے یہ معنے ہیں

کہ وہ سمجھتا ہے کہ اس عورت کے بغیر اس کا گزارہ نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ توحید کامل یہ کہتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی سہارا نہیں۔ اگر ہم کسی مرد یا عورت کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں تو ہم مشرک ہو جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور یقین سے دور چلے جاتے ہیں۔

اسی طرح [illegible] بیوی کے ماں باپ اور عزیزوں اور اسی طرح خاوند کے ماں باپ اور عزیزوں کے ساتھ حسن سلوک کا عہد بھی شامل ہے۔ لیکن کئی مرد ہیں جو شادیاں تو کر لیتے ہیں لیکن اپنی ساس اور خسر کے ساتھ حسن سلوک نہیں کرتے بلکہ ہمارے ملک میں تو خسر کو گالی سمجھا جاتا ہے چنانچہ جب کسی کو برا بھلا کہنا ہو تو کہتے ہیں "سسرا" ہو۔ حالانکہ قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو اپنی لڑکی دینے کا وعدہ کیا۔ تو کہا۔ تم دس سال میری خدمت کرو۔ جب تم یہ مدت پوری کر لو گے تو میں اپنی لڑکی کا تم سے نکاح کر دوں گا۔ گو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی طرف سے کم کر کے کہا کہ اگر میں ۸ سال بھی پورے کر دوں تو مجھ پر اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن بہرحال انہوں نے

حضرت موسیٰ علیہ السلام

سے شرط کی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ نہیں کہا کہ میں اس شرط کو قبول نہیں کرتا۔ بلکہ کہا کہ اگر میں دس سال کی مدت پوری نہ کر سکوں۔ ۸ سال بھی پورے کر دوں تو مجھ پر کوئی الزام نہیں ہوگا۔ گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تو یہ حال تھا کہ وہ شادی کی خاطر اپنے خسر کی دس سال تک خدمت کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اب یہ حال ہے کہ تھوڑی سی بات پر لڑائی اور فساد ہو جاتا ہے۔ آخر بیوی پر اس کے ماں باپ کا بھی حق ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ وہ کمائی نہیں کماتا مرد ہی ہے اور وہ اس کے گھر کا کام کرتی ہے اور بچوں کو پالتی ہے [illegible] لئے اس کے

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

کرنے کی ذمہ داری مرد پر ہے۔ اگر وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے تو اس کا فرض ہے۔ کہ

اپنی ساس اور خسر کی ضرورتوں کو پورا کرے۔ بیشک قرآن کریم یہ فرماتا ہے کہ ہر شخص پر اتنی ہی ذمہ داری ہوتی ہے جتنی اس کی طاقت ہوتی ہے۔ لیکن اگر وہ مقدور برابر بھی خدمت نہیں کرتا تو وہ عقود کا توڑنے والا ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے مجرم ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے ماں باپ کی عزت نہیں کرتی تو وہ بھی عقود کو توڑتی ہے۔ کیونکہ جب اس نے ایک مرد کے ساتھ شادی کی تھی تو اس نے یہ بھی اقرار کیا تھا کہ میں مرد کی ذمہ داریوں کو بھی پورا کروں گی۔ اور مرد پر ذمہ داریاں اس کی ماں کی بھی ہیں اور اس کے باپ کی بھی ہیں۔ پس ہر ایک عورت پر بھی اپنے خاوند کے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ ان کی خدمت نہیں کرتی۔ تو مجرم بن جاتی ہے۔

احادیث میں آتا ہے

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک دفعہ دور سے سفر کر کے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ملنے گئے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شکار کا شوق تھا۔ وہ شکار کرنے گئے ہوئے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے باہر سے آواز دی کہ اسماعیل ہے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیوی کسی عرب قوم سے تھی۔ اس نے [illegible] انا ہو لی کہ یہ کون شخص ہے جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا نام اس بے تکلفی سے لے رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ تم کون ہو؟ آپ نے فرمایا۔ میں ابراہیم ہوں۔ لیکن اس نے یہ بے وقوفی کی کہ اس نے یہ خیال نہ کیا کہ یہ دور سے آئے ہیں میں انہیں پانی پلاؤں اور ان کی خاطر تواضع کروں۔ اس نے صرف اتنا پوچھا کہ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کیا پیغام دینا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کہنا کہ تیری

دہلیز بہت چھوٹی ہے

اس کو بدل دو۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام واپس آئے تو ان کی بیوی نے بتایا کہ ایک شخص آیا تھا جو ابراہیم نام بتاتا تھا۔ جاتے ہوئے یہ پیغام دے گیا تھا کہ تیری دہلیز بہت چھوٹی ہے اس کو بدل دو۔ آپ نے فرمایا وہ میرے باپ تھے۔ اور ان کے پیغام کا یہ مطلب ہے کہ تو نے ان کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا اس لئے میں تجھے رکھنے کے لئے تیار نہیں میں تمہیں طلاق دیتا ہوں۔ تو عورت پر اپنے خاوند کے ماں باپ کی خدمت کرنا اور ان کی نگہداشت کرنا ویسا ہی فرض ہے جیسے مرد پر فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ماں باپ کی خدمت کرے۔ اگر وہ دونوں اپنے فرض کو ادا نہیں کرتے تو وہ عقود کو توڑتے ہیں اور عقود کو توڑنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے مجرم بن جاتے ہیں۔

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے

کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کے ہر قسم کے گناہ معاف کر دیتا ہے لیکن اگر کسی بندے کا نقصان کیا ہو تو خدا تعالیٰ اس وقت تک اسے معاف نہیں کرتا جب تک بندے سے بھی معافی نہ لی جائے۔ پس اگر انسان کامل توحید پر چلنے کی کوشش کرے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت بھی کرے۔ لیکن وہ بندوں کے عقود کو مثلاً ماں باپ کے عقود کو دوستوں کے عقود کو یا بیوی یا خاوند کے عقود کو پورا نہ کرے تو وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مجرم بننے سے بچ نہیں سکتا، کیونکہ ان کا پورا کرنا بھی ضروری ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار ممتاز صحابہؓ

مورخہ ۸ فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار ربوہ کے زیر اہتمام سیرۃ صحابہؓ کے موضوع پر جو جلسہ منعقد ہوا تھا اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا جو پیغام پڑھ کر سنایا گیا ہم سے افادہ احباب کی خاطر اخبار الفضل ۲۰/۲/۵۹ء سے اگلے نقل کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ ۸ فروری ۱۹۵۹ء کو ایک جلسہ منعقد کر رہے ہیں جس کی غرض و غایت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چار صحابیوں کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا ہے۔ یہ چار صحابی یہ ہیں (۱) حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحبؓ (۲) حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ (۳) حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ (۴) حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی۔ اس میں کیا شبہ ہے کہ یہ چاروں صحابہؓ جماعت احمدیہ کے بہت ممتاز رکن تھے اور انہوں نے سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا بہت اچھا نمونہ پایا۔

حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب شہیدؓ تو گویا مجسم خدمت تھے کیونکہ انہوں نے اپنے خون سے احمدیت کے پودے کو سینچا۔ اور سرزمین کابل میں ایک نہایت مبارک بیج کا کام دیا جو دن بدن پھولتا اور پھلتا چلا جاتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی بہت تعریف فرمائی ہے بلکہ ان کے بالوں کو یادگار اور تبرک کے طور پر سالہا سال تک اپنے بیت الدعا میں لٹکائے رکھا۔ اور اب یہ بال میرے پاس محفوظ ہیں۔ انہوں نے صداقت کی خاطر سنگساری جیسی ہیبت ناک سزا کو اس طرح ہنستے ہوئے برداشت کیا کہ گویا ایک شخص پھولوں کی سیج پر لیٹا ہوا ہے۔ لاریب ان کا نمونہ قربانی کے میدان میں جماعت کے نوجوانوں کے لئے ایک نہایت مبارک نمونہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ پیچھے آیا اور بہتوں سے آگے نکل گیا۔

پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص الخاص صحابہ میں سے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے ساتھ بچوں کی طرح محبت کیا کرتے تھے۔ اور ان کا ذکر اکثر "ہمارے مفتی صاحب" کے پیارے الفاظ سے کیا کرتے تھے۔ اور حضرت مفتی صاحبؓ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت کے اتنے دلدادہ تھے کہ گویا ایک پروانہ شمع کے ارد گرد گھوم رہا ہے۔ ان کی روح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں گداز تھی۔ حضرت مفتی صاحبؓ کو مسیحی مذہب کا خاص مطالعہ تھا اور مسیحی پادری ان سے اس طرح بھاگتے تھے کہ گویا ان کے سامنے ان کی روح فنا ہوتی ہے۔ اخبار بدر کی ایڈیٹری کے زمانہ میں بھی حضرت مفتی صاحبؓ نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈائریوں اور خطبات کو محفوظ کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی [illegible] سے خاص حصہ پایا۔

۳۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بچہ تھے مگر بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسلام اور احمدیت کی خاص خدمت کا موقع عطا کیا۔ حدیث کے علم سے ان کو عشق تھا۔ ان کے حدیث کے درس میں ایسا رنگ نظر آتا تھا کہ گویا ایک عاشق اپنے معشوق کی باتیں کہہ رہا ہے۔ مذہبی مناظرات میں بھی انہیں کمال حاصل تھا اور وہ اپنے دلائل کو اس طرح سجا کر بیان کرتے تھے۔ کہ فریق مخالف بالکل بے بس ہو کر دم بخود رہ جاتا تھا۔ حضرت میر صاحب مرحومؓ نے جو خدمات لنگر خانہ کے افسر کے طور پر اور پھر مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر سرانجام دیں وہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ بچوں کی تعلیم اور خصوصاً یتیموں کی تربیت ان کے ایمان کا جزو تھی۔ بے شمار یتیم اور غریب بچے ان کے طفیل علم و عمل کے نور سے آراستہ ہو کر دین کے پہاڑ رسپاہی بن گئے۔ مہمان نوازی بھی حضرت میر صاحب کا طرۂ امتیاز تھی۔ اور ان کے لئے ہر مہمان ایک مجسم خوشخبری تھا جس کی خدمت میں وہ روحانی لذت پاتے تھے۔

۴۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بھی بہت ممتاز صحابہ میں سے تھے۔ وہ السابقون الاولون میں سے تھے۔ اور گویا سلسلہ کی تاریخ کے گنج دین تھے۔ انہوں نے بڑی محنت سے سلسلہ کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح کا مواد جمع کیا۔ اور اس میدان میں بہت اچھا لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ گو افسوس ہے کہ وہ اسے مکمل نہیں کر سکے۔ اخبار الحکم بھی ان کا ایک خاص کارنامہ ہے جسے جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہونے کا شرف حاصل ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اخبار الحکم اور البدر کو اپنے دو بازو فرمایا کرتے تھے۔ اس میں شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ان دو اخباروں نے بہت نمایاں بلکہ خاص الخاص خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت عرفانی صاحبؓ نے خدا کے فضل سے بہت لمبی عمر پائی۔ مگر باوجود اس کے ان کا قلم آخر عمر تک اسلام اور احمدیت کی خدمت میں مصروف رہا۔ اس طرح ان کی وفات گویا جہاد کے میدان میں ہوئی۔ وہ ان چاروں ممتاز اصحاب میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ احمدیت کے قبول کرنے میں وہ غالباً حضرت مفتی صاحب سے بھی زمانہ کے لحاظ سے پہلے تھے۔ اور صداقت کی تائید میں وہ ایک برہنہ تلوار تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کی روحوں پر اپنی رحمت کی بارش برسائے اور جنت میں ان کا مقام بلند کرے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے میدان میں جماعت کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، ان میں سے جس کے پیچھے بھی چلو راہ ہدایت کا میسر ہونا ثابت ہوگا۔ یہی حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور خاص صحابہؓ کا ہے۔ جماعت کا فرض ہے کہ ان کی زندگیوں کا مطالعہ کر کے انہیں اپنے لئے مشعل راہ بنائے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے رنگ میں ایک ستارہ ہے۔ اور ہر ایک ایک خاص قسم کے نور کا حامل ہے۔ اور ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک صحبت کے طفیل ایک مقناطیس ہے۔ بشرطیکہ جماعت کے نوجوان اپنے اندر مجذوبیت کی صفت پیدا کریں۔ پھر انشاء اللہ وہی ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"بِاَیِّهِمْ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ
وَمَا تَوْفِیْقُنَا اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَظِیْمِ"

خاکسار

مرزا بشیر احمد

لاہور ۶ فروری ۱۹۵۹ء

علاقہ جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ

(۲)

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

حیدر آباد راٹچور کے جلسہ سے فارغ ہو کر ہم لوگ یکم فروری کو حیدر آباد دکن پہنچے۔ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد پر احباب جماعت حیدر آباد و سکندر آباد نے ہم لوگوں کا استقبال کیا اور گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے پھر ہم لوگ مکرم سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ کی جیپ میں بیٹھ کر جوبلی ہال افضل گنج آئے۔ رات کو جلسہ کا پروگرام تھا۔ امسال جلسہ کے لئے بعض تبلیغی مصالح کی بنا پر مشیر آباد منتخب کیا گیا تھا اس وقت حیدر آباد میں یہی علاقہ مخالفین احمدیت کا مرکز ہے۔ اس سے پیشتر ۱۹۵۳ء میں میں حیدر آباد آیا تھا۔ تو اسی علاقہ کے بعض مولوی صاحبان سے مباحثہ ہوا تھا۔ اور اس کے بعد ان لوگوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک دو ورقہ پمفلٹ شائع کیا تھا۔ جس کا پھر میں نے بھی دو ورقہ کی صورت میں جواب دیا تھا۔ غرض ان دنوں مشیر آباد کا علاقہ منافقت و مخالفت کا مرکز بنا ہوا تھا۔ اسی لئے منتظمین جلسہ نے اب کے وہیں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔

یکم فروری کی شام کو ہم لوگ مکرم سیٹھ عبد اللہ صاحب الہ دین کے ہاں مدعو تھے۔ کھانے سے فارغ ہو کر جلسہ گاہ پہنچے۔ مکرم سیٹھ صاحب موصوف کے زیر صدارت کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔

تلاوت قرآن پاک، و نظم کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" کے عنوان پر ایک مبسوط تقریر فرمائی آپ نے ایک پُر معلومات تمہید کے بعد جماعت احمدیہ کے ان مشنوں، مریدوں اور مبلغوں کا ذکر کیا جو آجکل یورپ، امریکہ اور افریقہ وغیرہ میں کام کر رہے ہیں

آپ کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے "اسلام اور امن عالم" کے عنوان پر تقریر شروع کی۔ آپ نے یو۔ این۔ او، ہندو کوڈ بل وغیرہ کا حوالہ پیش کر کے ثابت کیا کہ اسلام نے امن عالم کے متعلق جو تعلیم دی ہے آج دنیا کی معتبر سوسائٹیاں انہیں تعلیمات کو اپنا رہی ہیں۔

آخری تقریر میری تھی۔ میری تقریر کا عنوان تھا "اسلام اور کمیونزم" میں نے پہلے کمیونزم کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ یورپ کے ان حالات کا نقشہ کھینچا جس نے کمیونزم کو جنم دیا۔ دریافت امریکہ کا بھی ذکر کیا۔ پھر کمیونزم کی دہریت پرستی کا ذکر کیا اور اس کے ابطال پر راکٹ سے متعلق قرآن و حدیث کی پیشگوئی بیان کی۔

ان تینوں تقریروں کا حاضرین پر نہایت خوشگوار اثر ہوا۔ اگرچہ حاضرین کی تعداد شہر کی نسبت سے کم تھی۔ مگر جو لوگ تھے دلجمعی سے تقریریں سن رہے تھے۔

دوسرے دن بھی اسی جگہ جلسہ کا پروگرام تھا۔ چنانچہ رات کے ۸½ بجے محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین کے زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا۔

"تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد آج پہلی تقریر میری تھی۔ میری تقریر کا عنوان تھا جہاد اسلامی کا صحیح نقطۂ نظر۔ میں نے اس تقریر میں جہاد بالسیف کے محرکات پر روشنی ڈالی۔ پھر جہاد اکبر یعنی تزکیہ نفس، تعلیم و تربیت اور تبلیغ و اشاعت کا ذکر کیا۔ جماعت احمدیہ جہاد کا جو حقیقی مفہوم سمجھتی ہے۔ اس کی وضاحت کی۔

میرے بعد مکرم صالح محمد صاحب نے محترم سیٹھ عبد اللہ صاحب الہ دین صاحب کا ایک تبلیغی مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد دوسری تقریر مکرم حکیم عبد الصمد صاحب مولوی فاضل کی ہوئی۔ آپ نے علامات زمانہ پر روشنی ڈالی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے متعلق جو نشانیاں قرآن و احادیث میں مذکور ہیں۔ انہیں بہت بسط و وضاحت سے بیان کیا۔

تیسری تقریر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی کی تھی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ہمارے عقائد"۔ آپ نے نہایت دلنشین انداز میں جماعت احمدیہ کے عقائد و تعلیمات بیان کئے۔ حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔

مخالفوں کا پمفلٹ مشیر آباد کے دو روزہ جلسہ میں مخالفین احمدیت نے بھی اپنے پروپیگنڈا کا انتظام کیا تھا پہلے دن ان کی طرف سے ایک دو ورقہ پمفلٹ شائع ہوا جس کا عنوان تھا۔ "کیا مرزا صاحب امام الزمان تھے؟" دوسرے دن پھر اسی قسم کا ایک پمفلٹ شائع کیا گیا۔ اس کا عنوان تھا "کیا مرزا صاحب مہدی زمان تھے؟" ہم لوگوں اور منتظمین جلسہ نے بڑی فراخ دلی اور رواداری سے ان لوگوں کو اپنی جلسہ گاہ میں انہیں یہ پمفلٹ تقسیم کرنے کی اجازت دی اور کوئی مزاحمت نہیں کی۔ البتہ میں نے اور مکرم مولوی امینی صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں ان پمفلٹوں کا حوالہ دیا اور ان کا مہذب و مدلل جواب دیا۔

دوسرے دن کی تقریریں بھی بہت کامیاب رہیں۔ چند لوگوں نے اقرار کیا کہ ان کے بہت سے شکوک کا ازالہ ہو گیا۔

جلسہ کے لئے جو اشتہار تقسیم کیا گیا تھا اس میں اہالیان حیدر آباد کو تبلیغی وفد سے انفرادی ملاقات کرنے کی بھی ترغیب دی گئی تھی۔ چنانچہ ۳ر اور ۴ر فروری کو دیندار پارٹی کے چھ سات مبلغین تبادلۂ خیالات کے لئے جوبلی ہال آئے۔ میں نے ان کے نمائندہ سے جو سبھوں کی وکالت کر رہے تھے گفتگو شروع کی۔ اصل گفتگو تو اجرائے نبوت پر ہونے والی تھی۔ مگر میں نے اس کی بنیاد "تصور الوہیت اور خدا کی ذات و صفات" سے ڈالی۔ گفتگو کافی دراز ہوئی اور آخر مسئلہ نبوت پر آ کر یہ سلسلہ ختم ہوا۔ میں نے نبوت کی دو تقسیمیں کیں۔ شرعی و غیر شرعی۔ ان لوگوں نے یہ تقسیم ماننے سے انکار کر دیا۔ اور ابھی اسباب کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ وقت زیادہ گذرنے کی وجہ سے گفتگو کل پر ملتوی کر دی گئی مگر وہ حضرات دوسرے دن تشریف نہ لائے۔ اور ہم لوگ انتظار کرتے رہے۔

دوسرے روز ایک شیعہ دوست آئے اور چند آیتوں جیسے جادلھم بالتی ھی احسن اور لم یلد و لم یولد وغیرہ کی تفسیر دریافت کی۔ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے نہایت معقول تفسیر بیان کی۔ مگر وہ شیعہ دوست انتشار خیال کے مریض معلوم ہوتے تھے۔ اس لئے بات کسی راہ پر نہ چل سکی۔ اور وہ آخر تک اپنا مافی الضمیر بیان نہ کر سکا کہ آخر اس نے یہ آیت کیوں پیش کی تھی اور اس کا کیا مقصد تھا؟

۴ر فروری کی شام کو جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد کی طرف سے ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم احمد حسین صاحب نائب امیر نے فرمائی۔ پہلے مولوی حکیم محمد دین صاحب نے اس اجلاس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد میری تقریر تھی میں نے "جماعتی تنظیم" پر تقریر کی۔ میں نے تقریر کی ابتداء "کند ہم جنس باہم جنس پرواز" سے کی۔ اور مختلف واقعات و شواہد سے ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ میں اخلاص سے اسی کو آنے کی توفیق ملتی ہے جن کی طبیعت و مزاج کو مزاج نبوت سے مشابہت ہوتی ہے۔ اس لئے احمدیوں کو اسی طرح اتحاد و اتفاق سے رہنا چاہیئے جیسے ہم جنس رہا کرتے ہیں۔ میری یہ تقریر ایک گھنٹہ سے زائد جاری رہی۔

میرے بعد مکرم مولوی امینی صاحب قائد وفد نے تقریر کی۔ آپ نے قوت موثرہ و متاثرہ کا قانون بیان کیا اور احمدیوں کو ترغیب دی کہ وہ موثق اور زمین زرخیز کی طرح اپنے میں صلاحیت تاثر پیدا کریں۔ اس تقریر کے بعد جلسہ ختم ہو گیا۔

اس رات ہم لوگ مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب کے ہاں کھانے پر مدعو تھے۔ دستر خوان پر بھی تعلیم و تربیت اور تنظیم سے متعلق بہت سی مفید باتیں ہوتی رہیں۔ دعوتوں کا ذکر آگیا ہے۔ اس لئے یہ کہہ دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین اور سیٹھ محمد اعظم کے علاوہ اور بھی متعدد احباب نے ہم لوگوں کو ناشتہ اور کھانے پر مدعو کیا۔ جیسے مکرم علی محمد صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر۔ مکرم احمد حسین صاحب نائب امیر۔ مکرم جناب سید حسین ذوقی۔ اللہ تعالیٰ ان سبھوں کو جزائے خیر دے۔

چنتہ کنٹہ ۵ر فروری کو یہ وفد حیدر آباد سے محبوب نگر اور چنتہ کنٹہ روانہ ہونے والا تھا۔ چنانچہ دوپہر کے بعد مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ کی جیپ ہم لوگوں کو لینے کے لئے آئی۔ ہم لوگ شام کو محبوب نگر پہنچے امید تھی کہ یہاں جلسہ ہوگا۔ مگر وہاں کوئی مقامی احمدی نہیں۔ اس لئے جلسہ کی اجازت نہیں ملی تھی۔ اور ہم لوگ محبوب نگر میں ۳ گھنٹہ قیام کر کے چنتہ کنٹہ کے لئے روانہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور رات کے ½۱۱ بجے چنتہ کنٹہ پہنچے۔

۶ر فروری کو وہاں جلسہ تھا چنانچہ بعد نماز مغرب مسجد چنتہ کنٹہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مکرم مولوی امینی صاحب نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ انچارج آندھرا پردیش کی ہوئی۔ آپ نے علامات ظہور امام مہدیؑ پر اظہار خیال فرمایا۔ اس ضمن میں قرآن و احادیث کی چند علامات بیان فرمائیں۔ مثلاً حالات زمانہ، کسوف خسوف وغیرہ۔

. . . .

آپ کے بعد میری تقریر تھی۔ میری تقریر کا عنوان تھا "وفات مسیح ناصری علیہ السلام" میں نے اس ضمن میں مسیح ناصری کی زندگی پر تاریخی نقطۂ نظر سے روشنی ڈالی۔ اور وہ تمام واقعات بیان کئے جو صلیب کے محرک ہوئے۔ میرے بعد مکرم امینی صاحب قائد وفد نے صداقت تقریر کی۔ اس میں وفات مسیح پر قرآن و حدیث سے روشنی ڈالی۔ واقعہ معراج وغیرہ ذکر کیا۔

۷ر فروری کو جمعہ تھا۔ مکرم مولوی امینی صاحب نے خطبہ جمعہ بھی ارشاد فرمایا پھر اس کے بعد ایک خطبہ نکاح بھی۔ یہ نکاح مسماۃ راج محمد کی لڑکی منصورہ بیگم کا ~~سیٹھ~~ احمد الدین صاحب بن ولد سید حفیظ الدین صاحب سے ہوا۔

پروگرام کے مطابق ۷ر فروری کو ہی چنتہ کنٹہ

میں جلسہ تھا۔ آج بھی بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج نے فرمائی۔

تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد پہلی تقریر میری ہوئی۔ میں نے آج "ضرورت مسیح موعود علیہ السلام" پر تقریر کی اور "سنت الٰہیہ" کا ذکر کیا اور آیت کریمہ یا ایہا الذین امنوا امنوا پیش کیا وغیرہ ذالک۔ یہ تقریر سوا گھنٹہ تک جاری رہی۔

میرے بعد مکرم ایتی صاحب نے "عقائد و تعلیمات" پر تقریر کی۔ اور سامعین کو اپنی خوش گلوئی سے محظوظ کرتے ہوئے مؤثر انداز میں جماعت احمدیہ کے "عقائد و تعلیمات" بیان کئے۔

ایک بیعت ۸ر فروری کو چنتہ کنٹہ میں ایک شخص ڈاکٹر شیخ احمد صاحب ولد شیخ محی الدین صاحب نے بیعت کی آپ آجکل چنتہ کنٹہ میں پریکٹس کر رہے ہیں۔

کرنول ۸ر فروری کو ہم لوگ چنتہ کنٹہ سے کرنول کے لئے روانہ ہوئے سہ پہر کو کرنول پہنچے۔ احباب جماعت نے ریلوے اسٹیشن پر استقبال کیا اور گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔

کرنول میں دو دن جلسہ کا پروگرام تھا۔ احباب جماعت نے شہر کے دو مختلف علاقوں میں جلسہ کا بندوبست کیا تھا۔ پہلے دن کھڑ ڈک پیٹہ اور دوسرے روز تھنی لگی میں جلسہ ہوا۔

پہلے دن کے جلسہ کی صدارت مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب آف چنتہ کنٹہ نے فرمائی۔ آپ نے پہلے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اس جلسہ میں ایک غیر احمدی دوست نے بھی ایک نعت سنائی۔ پہلی تقریر مکرم حکیم محمد دین صاحب کی تھی جسکا عنوان تھا۔ "انعقاد جلسہ کی غرض و غایت" آپ نے مختصر الفاظ میں جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی۔ اس کا عنوان تھا "اسلام اور کمیونزم"۔ میں نے اس تقریر میں اسلام کے معاشی نظام تقسیم دولت واقعہ قارون اور اس سے متعلق آیات تحاریر کیں۔ سرمایہ داروں کی دولت میں غریبوں کا جو حق ہے وہ بیان کیا۔ کمیونزم کی انتہا پسندی بیان کی پھر اس کی دہریت والحاد پرستی کا ذکر کیا۔ اور وجود باری پر راکٹ کی ایجاد سے استدلال کیا۔ بفضلہ تعالےٰ یہ تقریر سوا گھنٹہ تک جاری رہی اور پوری دلچسپی سے سنی گئی۔

اس کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب ایتی کی تقریر ہوئی۔ آپ کا عنوان تھا کلمہ طیبہ۔ آپ نے الوہیت اور رسالت محمدی کے متعلق۔ کلمہ کی خصوصیات۔ توحید باری اور واقعہ بلقیس بیان کیا تھا کہ لاؤڈ سپیکر کا وقت ختم ہو گیا۔ اور پولیس سب انسپکٹر نے لاؤڈ اسپیکر بند کرنے کا حکم دے دیا یہ تقریر بہت دلچسپی سے سنی جا رہی تھی۔ مگر بے وقت ختم کر دی گئی۔

دوسرے دن بھی جلسہ کا پروگرام تھا اور جلسہ منعقد ہوا۔ مگر آج لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہیں مل سکی۔ لیکن اس کے باوجود حاضری کی تعداد کافی تھی۔ آج کے جلسہ کی صدارت مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ نے فرمائی۔

تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد پہلے محترم صدر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب نے "ظہور مہدی کی علامات" پر روشنی ڈالی۔ اور قرآن و حدیث سے ان علامات کا ذکر کیا۔ سورہ تکویر کی تلاوت فرمائی۔

آپ کے بعد مکرم مولوی شریف احمد صاحب ایتی آج کل کی تقریر کا بقیہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور آج آپ نے کلمہ طیبہ سے اجرائے نبوت پر استدلال کیا۔ اور مختلف جہات سے یہ بات سمجھائی آج جلسہ کچھ دیر سے شروع ہوا تھا۔ اور محترم ایتی صاحب کی تقریر ۱/۲ ۱ گھنٹہ ہو چکی تھی۔ اس لئے اب تیسری تقریر مناسب نہیں سمجھی گئی۔ اور مزید کچھ وقت مولوی صاحب موصوف کو دے کر جلسہ کی کارروائی ختم کر دی گئی۔

جلسہ کرنول کا تاثر یہ ہے کہ یہاں کے لوگ بڑی توجہ سے سنتے ہیں۔ اور بڑی دلچسپی سے بیٹھتے ہیں۔ یہاں مسلسل جلسہ کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ صرف سالانہ ہی نہیں سہ ماہی و ششماہی جلسہ بھی ہو تو بہت اچھا۔ یہاں ساری تقریریں بہت پسند کی گئیں۔

مکرم سید محمود علی صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کرنول تبلیغ میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ انہوں نے کافی تعداد میں لٹریچر بھی تقسیم کئے اور کرائے۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہاں ان کا کوئی معاون بھی ہو۔

جلسہ کرنول بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ اب ان شاء اللہ ۲ گھنٹوں کے بعد ہم لوگ ہبلی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

ہدایت انسانی کیلئے وحی کے تواتر کی ضرورت

(بقیہ صفحہ اول)

کہ ہر چیز کا اپنا اپنا دائرہ عمل ہوتا ہے۔ بے شک آج انسانی عقل بہت بلند مقام پر پہنچ جاتی ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اپنی طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھا سکتی ہے۔ عقل کے علاوہ خدا تعالےٰ نے وحی و کشف کی مخفی قوت بھی انسان کے اندر ودیعت کی ہے۔ اور جہاں عقل اپنی آخری حد تک پہنچ کر بیکار ہو جاتی ہے وہاں اللہ تعالےٰ اپنے صادقوں کی وحی و الہام اور کشف سے دستگیری فرماتا ہے ——— پس جب عقل کا دائرہ الگ ہے۔ اور وحی کا دائرہ الگ۔ تو یہ کہنا کہ چونکہ عقل انسانی ارتقاء کے منازل طے کر چکی ہے اس لئے آئندہ ہدایت کے لئے وحی کی ضرورت نہیں۔ ایک بے معنی بات بن جاتی ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "سرمہ چشم آریہ" میں فرمایا ہے عالم تین قسم کے ہیں:۔

✵ ——— ایک عالم ظاہر ہے جو آنکھ، کان اور دیگر حواس ظاہریہ کے ذریعہ اور آلات خارجی کے توسل سے محسوس ہو سکتا ہے۔

✵ ——— دوسرا عالم باطن ہے۔ جو عقل اور قیاس سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔

✵ ——— تیسرا عالم باطن در باطن ہے جو "غیب المحض" ہے۔ جس تک پہنچنے کی عقلوں کو طاقت نہیں دی گئی۔ اور اس عالم پر وحی و کشف کے ذریعہ سے اطلاع ملتی ہے اور جب پہلے دو عالموں کی دریافت کے لئے انسان کو طرح طرح کے حواس اور قویٰ دیئے گئے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ تیسرے عالم کی دریافت کے لئے کوئی ذریعہ ہو سو چنانچہ وہ ذریعہ وحی و کشف ہے جو کسی زمانے میں موقوف نہیں ہو سکتا بلکہ اس کی شرائط بجا لانے والے اس سے ہمیشہ حصہ پاتے رہے ہیں اور عقلاً آئندہ بھی ہمیشہ پاتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ جب پہلے دو عالموں کی دریافت کے ذرائع میں توقف نہیں ہوتا، تو تیسرے عالم کی دریافت کا ذریعہ کیونکر مسدود ہو سکتا ہے۔ کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اگر مجلس میں کوئی شخص کہدے۔ کہ وہ جوتش یا نجوم یا ہاتھ کی لکیروں سے انسان کے آئندہ کے حالات بتا سکتا ہے۔ تو فوراً سینکڑوں ہاتھ آگے نکل آئیں گے۔ !!!

پس ضروری ہے کہ انسان کی عالم غیب کے دریافت کرنے کی زبردست امنگ کو پورا کرنے کے لئے وحی و الہام کا سلسلہ تواتر سے جاری رہے۔

پھر جاننا چاہیئے کہ وحی کے بغیر فطرت کی نشو و نما نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وحی وہ پانی ہے۔ جو آسمان سے فطرت کی زمین پر نازل ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ پانی کے بغیر زمینی طاقتیں اُبھر نہیں سکتیں اور کوئی نہیں کہتا کہ جب بیج، اور نشو و نما کی طاقت زمین میں موجود ہے۔ تو پھر پانی کی کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ پانی نہ بیج لاتا ہے اور نہ زمین میں نشو و نما کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ مگر ہر ایک جانتا ہے کہ پانی بیج اور نشو و نما کی طاقت کو ابھارتا ہے۔ اسی طرح بے شک فطرت موجود ہے۔ اور بے شک عقلیں ارتقاء کی کتنی ہی منازل طے کر چکی ہوں۔ مگر وحی الٰہی کے پانی کے بغیر کچھ کام نہیں چل سکتا۔

پس انسانی ہدایت کے لئے وحی الٰہی کے تواتر کی اشد ضرورت ہے۔ اور اسی کی تائید میں انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس Encyclopaedia of Religion and Ethics میں لفظ Revelation کے تحت لکھا ہے کہ:۔

"The Best men, now desire revelation"

یعنی بنی نوع انسان کا اعلیٰ طبقہ اب بھی وحی کا متمنی ہے۔

اور قرآن کریم جو ایک طرف الیوم اکملت لکم دینکم" کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ بھی اپنی وجوہ کی بناء پر وحی الٰہی کے تواتر کے حق میں فرماتا ہے کہ:۔

ان الذین قالوا
ربنا اللّٰہ ثم
استقاموا تتنزل
علیھم الملائکۃ
...... (حم سجدہ)

درخواست دعا مسلی خاکسار انشاء اللہ ایف اے سی کا امتحان بھی شامل ہو رہا ہے احباب کی خدمت میں ملتمسانہ

مد نشر و اشاعت میں
ایک سو روپیہ کا عطیہ

نظارت ہذا کی تحریک پر محترم سیٹھ مشتاق احمد صاحب (ابن محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب) نے مبلغ یکصد روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے اخلاص اور کاروبار میں برکت دے۔ اور انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ کی طرف سے ابنی مائینز میں
یوم سیرت پیشوایان مذاہب کا عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۲۶ رجنوری بروز دوشنبہ بوقت ۳ر بجے بعد دوپہر زیر صدارت جناب ۔ کے. ساہو۔ ایم۔ اے Mr. K. Sahoo M. A. Chief Surveyar جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد جناب مولانا مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے افتتاحی تقریر میں بتایا کہ ہر سال آج ہر جگہ جہاں جہاں بھی ہماری جماعت پائی جاتی ہے چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں۔ شمالی ہو یا جنوب میں ہر جگہ اور ہر جہت میں یہ جلسہ منعقد کر کے دنیا میں امن اور شانتی کو قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور ہر مذہب کی تعلیم کو پیش کر کے یہ بتلایا جاتا ہے کہ کوئی مذہب بھی دنگا فساد۔ فساد دشمنی اور عداوت کی تعلیم نہیں دیتا لہذا امن اور شانتی کے ساتھ ایک دوسرے کی بات سننے اور تبادلہ خیالات کرنے سے پریم اور محبت اتفاق واتحاد پیدا ہوتا ہے۔ سو ہمیں چاہیئے کہ ہم ایک دوسرے کے مذاہب کی تعلیم کا مطالعہ کریں۔ افتتاحی تقریر کے بعد جناب گوربخش سنگھ صاحب نے حضرت گورو نانک صاحب کی زندگی اور تعلیم پر تقریباً پندرہ منٹ تک تقریر کی جس میں انہوں نے بتلایا کہ گورو جی کی تعلیم یہی تھی کہ سچائی کو اپنایا جائے۔ ہر دوسرے مذہب کی عزت کی جائے۔ نیز کسی کو بھی حقارت اور ذلت کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے۔

اس کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی اور تعلیم پر گراس یونین چرچ موسی بنی مائینز کے پادری master P. C. Baskey کی تقریر تھی مگر انہوں نے معذرت کر دی۔ ان کی جگہ مکرم مولوی عبدالحق صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریباً ۳۰ منٹ تک تقریر کی۔ جس میں آپ نے بتایا کہ وہ مسیح جس کی آمد کے متعلق مختلف بزرگوں نے پیشگوئیاں کی تھیں اور جس کی آمد کی پیشگوئیاں مختلف کتب میں پائی جاتی ہیں وہ عین اپنے وقت پر قادیان کی بستی میں نازل ہو چکا ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے مختلف حوالجات سے ثابت کیا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔

اس کے بعد جناب مولانا مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے "اسلام نے دوسرے مذاہب کے متعلق کیا تعلیم دی ہے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ اسلام نے ایسی تعلیم دی ہے جس سے دنیا میں امن قائم ہوتا ہے۔ اور لڑائی جھگڑے کا قلع قمع ہوتا ہے۔ "وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔" "ولکل امۃ رسول" اور "ولکل قوم ھاد" وغیرہ آیات کریمہ سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی چھ ہزار سال کے عرصہ میں آئے ہیں قرآن کریم ہمیں بتلاتا ہے کہ وہ ہر قوم اور ہر ملک میں گذرے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بارش کا پانی نہایت پاک۔ صاف و شفاف ہوتا ہے مگر جب وہ مٹی پر گرتا ہے تو گرد وغبار سے آلودہ ہو کر گدلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نبیوں کی تعلیم میں جب رد وبدل کیا جاتا ہے تو وہ مسخ ہو جاتی ہے۔ ورنہ نبیوں کی تعلیم خراب نہیں ہوا کرتی نبیوں کی تعلیم میں حقائق ومعارف اور استعارے پائے جاتے ہیں۔ مگر بعد میں لوگ اپنی ناسمجھی سے اس کو ایسا خراب کر کے اور بگاڑ کر پیش کرتے ہیں جو باعث اعتراض بن جاتے ہیں۔ فاضل مقرر نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے اس کی متعدد مثالیں دیں۔ آپ نے فرمایا حضرت کرشن پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ مکھن چور تھے۔ اور گاؤ پال تھے۔ درحقیقت وہ مکھن چور اور گاؤ پال نہ تھے۔ بلکہ یہ استعارے ہیں جن کے صحیح معنی یہ ہیں۔ کہ جس طرح دودھ میں اصل چیز مکھن ہے۔ اسی طرح انسانوں میں سے جو اصل انسان یعنی نیک۔ پاک وخوبی کے انسان تھے وہ یکے بعد دیگرے آپ سے آملے۔ آپ پر ایمان لا کر ایسے مطیع ہو گئے۔ جیسے گاؤ پال کے مطیع گائے ہوا کرتی ہیں۔ اسی طرح بانسری بجانے کا واقعہ ہے۔ حالانکہ حضرت کرشن بانس کی بانسری نہیں بجایا کرتے تھے بلکہ آپ کی تعلیم وتقریر اتنی دلپذیر اور دلکش تھی۔ کہ لوگ خود بخود آپ کی طرف مائل ہوتے جاتے تھے۔ . . . . . .

. . . .

. . . . . . نیز آپ نے فرمایا کہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کے ماتحت ہم حضرت کرشنؑ۔ حضرت بدھؑ۔ حضرت رامچندرؑ۔ حضرت عیسےٰؑ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کے سچے اور پاک نبی تسلیم کرتے ہیں یہ تو ہمارے قرآن کی تعلیم ہے۔ مگر بدقسمتی سے مسلمان اس تعلیم کو چودہ سو سال کے عرصہ میں بھلا چکے تھے۔ لیکن موجودہ زمانہ میں ایک نبی قادیان کی مقدس بستی میں پیدا ہوا جس کا نام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے۔ اس نے آکر دوبارہ ہمیں قرآن پڑھایا اور اس نے بتایا کہ وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر کے ماتحت ان نبیوں پر بھی ہمیں ایمان لانا ضروری ہے۔ جو مختلف زمانہ میں مختلف اقوام میں اور مختلف ممالک میں گذرے ہیں نیز حضرت مرزا صاحب نے ڈنکے کی چوٹ اس آواز کو دنیا میں بلند کیا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ اس ہندوستان میں بھی ایک نبی کالے رنگ کا گذرا ہے جس کا نام کرشن یا کنہیا تھا۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ:

"کرشن جیسا کہ مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے
درحقیقت ایسا کامل انسان تھا
جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی
اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور
اپنے وقت کا وہ اوتار تھا یعنی
نبی تھا۔ الخ"

جب حضرت مرزا صاحب نے یہ اعلان کیا تو ملاؤں نے حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتوےٰ لگا دیا۔ لیکن حضرت مرزا صاحب نے قرآن کی روشنی میں جو تعلیم دنیا میں پھیلائی لوگ اسی کو ماننے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کی اس لئے مخالفت کی تھی کہ آپ حضرت کرشن اور شری رامچندر جی کو خدا کے نبی مانتے ہیں بالآخر انہی نظامی صاحب نے ایک کتاب لکھی جس کا نام رکھا "ہندوستان کے دو پیغمبر شری کرشن اور شری رامچندرؑ" غرضیکہ آج دنیا حضرت مرزا صاحب کی پیش کردہ حقیقی اسلامی تعلیم کو ماننے پر مجبور ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس تعلیم کو مانے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ فاضل مقرر نے فرمایا دنیا میں امن قائم کرنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ دشمن سے حسن سلوک کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے حوالہ سے فرمایا کہ کفار مکہ نے آپؐ سے اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے جو سلوک کیا۔ وہ انتہائی ظالمانہ تھا۔ تیرہ سال تک آپ کو اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو مکہ میں ستایا گیا۔ گھر سے بے گھر کیا گیا۔ وطن سے بے وطن کیا گیا۔ گند آپ پر ڈالے گئے۔ پتھر پھینکے گئے۔ گلا گھونٹا گیا۔ قید کر کے آپ کے ساتھیوں کو مدت تک مشقت میں دھکیلنے کی کوشش کی گئی۔ قتل کی سازش کی گئی۔ مسلمان عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر اور ٹانگوں کو چیر پھیر کر انتہائی بے دردی سے مارا گیا۔ دہکتے ہوئے انگاروں میں صحابہ کرام کو لٹایا گیا۔ رسی باندھ کر عرب کی تپتی ہوئی ریت اور کھردرے پتھروں پر سے گھسیٹا گیا۔ غرضیکہ کفار مکہ نے ظلم وستم کے خطرناک پہاڑ آپ پر ڈھائے۔ مگر جب آپ فاتحانہ طور پر مکہ میں داخل ہوئے تو کفار مکہ کانپتے ہوئے اور لرزتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور انہیں خدشہ تھا کہ آج ہمارے ظلم وتعدی کا بدلہ ضرور لیا جائے گا۔ مگر آپ نے بڑی فراخدلی کے ساتھ انہیں بخشتے ہوئے فرمایا۔ کہ "لا تثریب علیکم الیوم" یعنی جب بدلہ لینا تو درکنار میں تو یہ بھی دریافت کرنا نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں نے ہم سے وحشیانہ سلوک کیوں کیا تھا؟

مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے وقت مجلس پر ایک سناٹا چھایا ہوا تھا۔ اور سامعین متاثر تھے۔ لاؤڈ سپیکر کی آواز فضا میں ایک گونج پیدا کر رہی تھی۔ لاؤڈ سپیکر احمدیہ مسجد کے جنوب میں جو ایک وسیع میدان ہے۔ جہاں جلسہ گاہ کا انتظام تھا لگا ہوا تھا۔ اور لاؤڈ سپیکر کے سامنے مغرب کی جانب ایک پہاڑ ہے جو شمال وجنوب میں مسلسل پھیلی ہوئی ہے۔ ہمارے لاؤڈ سپیکر کی آواز پہاڑی سے ٹکرا کر واپس آجاتی تھی۔ جس کے درمیان موسی بنی مائینز کا ٹاؤن آباد ہے۔ اس طرح سے سارے ٹاؤن کو ہماری تقریروں کی آواز سنائی ہو جاتی تھی۔ اور بازاروں دکانوں سے لوگ نکل کر سینکڑوں کی تعداد میں سڑک پر بیٹھے اور کھڑے ہوئے ہماری تقریریں سن رہے تھے۔ جلسہ گاہ میں بھی حاضری کافی تھی۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب ... Jaswal مجسٹریٹ موسی بنی مائینز نے تقریر فرمائی۔ آپ نے مختصر سی تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مولانا صاحب نے جو لیکچر دیا ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اور ایسے دھرم کے گیانی لوگوں کے سامنے میں ایک دنیا دار انسان زیادہ کیا بول سکتا ہوں تاہم میں اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مذہب کی تعلیم ہمارے لئے مشعل راہ ہے اس سے آپس میں اتحاد واتفاق پیدا ہو سکتا ہے۔ مجسٹریٹ صاحب کی تقریر کے بعد پی۔ بہرہ صاحب نے حضرت مہاتما بدھ کی سوانح حیات پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ بدھ دیو شروع سے ہی نیک اور پاکباز انسان تھے۔ اور نیکی میں ترقی کرنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے انہیں گیان دے کر دنیا کی اصلاح وبہبود کے لئے بھیجا تھا۔

بعد ازاں جناب رنگا رام ریڈی نے شری کرشن جی مہاراج کی زندگی پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ آپ نے گیتا سے حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ جب جب دنیا میں پاپ اور اندھکار چھا جاتا ہے اور دھرم کا دور دورہ ہوتا ہے تو دھرم کو استھاپن کرنے کی غرض سے جگ جگ میں اوتار اور دھارن ہوتا ہے۔ مگر دھرم کی شکشا کے لئے نبی اور تعلیم کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہمیں نیک بننا چاہیئے اور تعلیم حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آخر میں جناب مولوی سعید محمد صاحب مبلغ موسی بنی مائینز نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا اس وقت امن کی پیاسی

ہے۔ اور ہر طرف سے شور اُٹھ رہا ہے۔ کہ دنیا میں امن قائم کیا جائے جس کے لئے بڑے بڑے دماغ کام کر رہے ہیں۔ اور یو۔ این۔ او۔ میں ان مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر جوں جوں امن کی کوشش ہو رہی ہے۔ توں توں بد امنی پھیلتی جا رہی ہے۔ اور جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ جھگڑے اور فساد کے سینکڑوں راستے کھلتے جا رہے ہیں۔ اس کا واحد سبب یہی ہے کہ لوگ مذہب کے قائل نہیں ہیں۔ خدا پر ایمان نہیں رہا ہے۔ اس لئے جب تک ہم خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہ گریں گے۔ اور مذہب کی تعلیم پر غور نہ کریں گے تب تک دنیا میں امن اور شانتی قائم نہیں کر سکیں گے۔ ہمارے موجودہ امام یعنی ہیڈ آف دی احمدیہ کمیونٹی کی دوربین نگاہ نے ہر سال یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ رکھ کر اور ہر قوم، مذہب و ملت کے لوگوں کو دعوت دے کر یہ ایک بہترین موقع نکالا ہے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی پر ہم میں ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اور آپس میں محبت و پریم پیدا ہو کر حقیقی امن و شانتی قائم ہوتی ہے۔

آخر میں آپ نے صدر محترم اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔

صدارتی تقریر میں محترم صدر صاحب نے اس طرح کے جلسہ کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے ایسا جلسہ یہاں قائم کر کے آپس میں محبت و دوستی کو بڑھانے کی کوشش کی ہے۔ واقعی یہ جلسہ دنیا کو امن کی طرف بلا رہا ہے۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمارا جلسہ بخیر و خوبی ۴½ بجے شام برخواست ہوا۔ اس موقعہ پر محترم صدر جلسہ و معزز حاضرین و تمام دوستوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔ ہم خاص طور پر افسران کمپنی موسیٰ بنی مائینز کے شکر گذار ہیں۔ کہ انہوں نے جلسہ سے ایک دن قبل اپنا آدمی بھجوا کر ٹینٹ۔ الیکٹرک لائٹ۔ اور فرنیچر وغیرہ کا انتظام کروا دیا تھا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیرا۔ کمپنی کے آدمی ٹینٹ لگا کر چلے جانے کے بعد رات ہی کو ہمیں پتہ لگا۔ اشتہار تقسیم کرنے اور نقارہ دینے کے نتیجہ میں موسیٰ بنی مائینز کے عوام کثرت سے جلسہ میں شریک ہونے والے ہیں۔ چنانچہ صبح سویرے خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائینز نے مزید سائبانوں کا انتظام کر کے جلسہ گاہ کو کافی وسیع بنا دیا۔ اور نقش و نگار۔ پھول پتوں اور الیکٹرک لائٹ سے جلسہ گاہ کو بڑی شان کے ساتھ سجایا۔ اور جگہ بہ جگہ خوش آمدید اور Welcome کے بورڈ لگائے گئے۔ گیٹ بڑی خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا۔ خدام نے ٹاٹا نگر جا کر اشتہار بھی چھپوائے۔ اور لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا۔

ہمارے اس جلسہ میں مولوی محمد سلیم صاحب مولوی عبد الحق صاحب کے علاوہ جناب پیارا سنگھ امیر صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ ہم ان سب کے ممنون ہیں۔ جناب رنگام ریڈی صاحب نے اگلے روز ہمارے مبلغین کو چائے پر مدعو کیا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے جلسہ کے عمدہ نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔ خاکسار شیخ ابراہیم صدر جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائینز

اودے پور کٹیہا میں احمدیہ مسجد

قادیان سے دور شاہجہانپور سے آٹھ میل پرے ایک چھوٹی سی بستی اودے پور کٹیہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے پیارے مسیح موعود علیہ السلام کا نام کسی طرح وہاں پہنچا۔ چند افراد پر مشتمل ایک جماعت قائم ہو گئی۔ ان میں سے ایک دو کو خدا تعالیٰ نے کافی نوازا۔ اور مالی لحاظ سے ان کو وسعت بخشی۔ اس جماعت نے اپنی پختہ مسجد اور لائبریری بنوائی۔ اس طرح وہ احمدیت و اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے لگے۔

اودے پور کٹیہا میں مولانا الطاف خان صاحب مجاہد مخلص احمدی تھے۔ جو جماعت احمدیہ کٹیہا کی روح رواں ہوتے تھے۔ ان کی ہمت سے تمام احمدی احباب نے باوجود غربت اور تہی دستی کے ۱۹۳۲ء میں مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ مل ملا کر کل ساڑھے چھ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ اور یہ خانہ خدا تعمیر ہوا۔ جو گاؤں کے لحاظ سے عالی شان تھا۔

۱۹۵۰ء میں شاہجہانپور کا علاقہ بھی فرقہ وارانہ فسادات کی لپیٹ میں آ گیا۔ گاؤں کی مسلم آبادی منتشر ہو گئی۔ احمدی احباب میں سے صرف ایک احمدی گاؤں میں رہا۔ جو اپنے غیر مسلم رشتہ داروں کے ہاں پناہ گزین ہو گیا۔ بلوائیوں نے خانہ خدا کو نذر آتش کر دیا۔ ایک مینار کاٹ کر گرا دیا۔ عمارت چونکہ مضبوط تھی بیوند خاک تو نہ ہو سکی۔ ہاں چھت ضرور گر گئی۔ ۱۹۵۱ء میں جب خاکسار پہلی بار اودے پور کٹیہا گیا۔ تو مسجد راکھ سے بھری ہوئی تھی۔ اور صرف امام علی خان احمدی کا گھرانہ گاؤں واپس آیا تھا۔

مجھے معلوم ہوا۔ کہ گورنمنٹ نقصان رسیدہ مذہبی عمارات کی مرمت کروا رہی ہے۔ چنانچہ حاجی عبد القدوس صاحب موجودہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شاہجہانپور کے توسط سے ڈپٹی کمشنر صاحب سے مسجد کی مرمت کی بابت چٹھی کی گئی۔ گورنمنٹ نے از راہ کرم متعلقہ افسران کو موقعہ پر بھیجا۔ اور بالآخر جناب کلکٹر صاحب نے مبلغ ۱۲۰۰/- روپے مرمت کے لئے منظور فرمائے۔ مرمت کا ٹھیکہ ایک مسلم ٹھیکیدار کو دیا گیا۔

چونکہ مرمت برائے نام ہو پائی تھی۔ اس لئے ۱۹۵۶ء میں مسجد کے دونوں مینار پھر گر گئے۔ جن کے گرنے سے عمارت دو جگہ سے ٹوٹ گئی۔ خاکسار نے احباب سے پھر مرمت کروانے کی تحریک کی۔ اخراجات زیادہ اور احباب کی مالی حالت کمزور تھی بنوانے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے احباب کو توفیق دی۔ اور سب نے اپنی ہمت سے زیادہ قربانی کی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل دوستوں نے اخلاص اور جوانمردی سے کام لیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ

(۱) امام علی خان صاحب منشی ۱۱۰۰/- روپے۔
(۲) مبارک علی صاحب ۱۰/- ”
(۳) افضل خان صاحب ۱۰/- ”
(۴) حاجی عبد القدوس صاحب ۲۰/- ”
(۵) منشی مختار احمد صاحب (غیر احمدی) ۱۱/- روپے
(۶) نور رشید احمد پربھاکر ۵/- روپے
(۷) عزیز خان صاحب ۳۰۰/- ”

افراد جماعت نے باہمی تعاون سے دریا سے ریت لانے۔ شہر سے سیمنٹ۔ اینٹ اور دیگر سامان لانے کا کام رضاکارانہ طور پر کیا۔ اس سلسلے میں خاکسار کو ہر جگہ جانا پڑا اور ہر کام میں مدد کرنی پڑی۔ تمام افراد نے کئی کئی دن راجوں کے ساتھ لیبر مزدور کے کام کیا۔ کام کی نگرانی اور انتظام خاکسار کے علاوہ عزیز خان صاحب نے کیا۔ عزیز خان نے اس سلسلے میں کافی بوجھ برداشت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ امام علی خان صاحب اور عزیز خان صاحب نے راجوں کو کھانا کھلایا۔ مولوی محمد صادق صاحب عارف معلم جماعت احمدیہ کٹیہا نے بھی اپنا مخلصانہ تعاون پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کار خیر کا بہتر بدلہ دے۔ آمین۔

اس غریب جماعت نے جو چند افراد پر [illegible]

منقولات

پردہ بطور علاج

لکھنؤ ۶ فروری۔ آچاریہ کرپلانی نے لکھنؤ یونیورسٹی کے طلبہ کے سامنے تقریر میں کہا کہ جو طالب علم لڑکیوں کو چھیڑتے رہتے ہیں۔ وہ انہیں مجبور کر رہے ہیں کہ وہ دوبارہ پردہ اختیار کریں۔ اور اسی طرح یہ طلبہ انقلاب دشمنی کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ گاندھی جی کے عہد سے قبل عورت پردہ میں رہتی تھی۔ مہاتما جی نے عورت کو پردہ ختم کرنے اور عملی سرگرم زندگی میں حصہ لینے کا سبق پڑھایا تھا۔ اب لڑکیاں طالب علموں کے رویہ کے باعث خود کو غیر محفوظ سمجھنے لگی ہیں۔“

بڑی فرسودہ خیال ہیں یہ کالج کی لڑکیاں اور انہیں شہ دینے والے سابق صدر کانگریس مسٹر کرپلانی جواب تک پردہ کو ایک علاج اور ایک دوائی تدبیر کے درجہ پر رکھے ہوئے ہیں! ورنہ ہمارے وزیر اعظم صاحب کی تشخیص میں تو ہزار بیماریوں کی ایک بیماری خود یہ پردہ ہے۔ جسے دیکھ کر ان کا خون جوش میں آ جاتا ہے۔ اور ان کا جی چاہنے لگتا ہے کہ برقع کو چہروں اور جسموں سے نوچ کر پھینک دیں! — غنیمت ہے کہ پردہ کی وجہ جوانہ وہ معاشرے کے حالات حضور ہی میں سہی بہر حال کسی حد تک اور کچھ تو روشن خیال اور کانگریسی لیڈروں کی سمجھ میں آئی!

اعلان نکاح

خاکسار کی لڑکی نفیسہ بانو کا نکاح عزیزم میر محمد شفیع صاحب ولد میر عثمان علی صاحب ساکن سرائیں تحصیل ریسن پٹرہ ضلع تیرا مشرقی بنگال کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان) نے اپنے دورہ مغربی بنگال کے دوران گذشتہ سال ماہ جون میں بعوض مبلغ ۲۵۰/- روپیہ پڑھا تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے برکت کا باعث بنائے۔ خاکسار خوندکار عبد الحفیظ ساکن [illegible] لالہ ڈنگا

مرشد آباد بنگال

ہفتہ تحریک وصیت

۲۵ر تا ۳۱ر مارچ

جیسا کہ گذشتہ اعلان سے احباب جماعت اور عہدے داران کو پتہ چل گیا ہے کہ اس دفعہ ۲۵ر تا ۳۱ر مارچ ”ہفتہ تحریک وصیت“ منایا جا رہا ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کے لئے عہدیداران مال اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں اس ہفتہ کو کامیاب بنائیے۔ جلسے کئے جائیں جن میں وصیت کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ وصیت کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور جو موصی بقایادار ہیں۔ ان کو بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ حسب ضرورت رسالہ الوصیت اور فارم الوصیت دفتر سے منگوالیں۔ جملہ مبلغین کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔ تا یہ ہفتہ زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

زراعت اور زندگی

معلومات عامہ

کھیتی باڑی کے نئے طریقے

زراعتی مشین سازوں نے اعلان کیا ہے کہ دنیا کے کسان کھیتی باڑی کے لئے طرز جدید کی ایسی مشینوں کا استعمال کریں گے چند سال پہلے جو خیال میں بھی نہیں آسکتی تھیں ان مشینوں کو تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ گو ایسی بیشتر مشینیں امریکی کسانوں کو فروخت کی جائیں گی تاہم تھوڑی سی تعداد میں وہ دنیا کے دوسرے ملکوں کو بھی بھیجی جائیں گی۔

مثال کے طور پر اس برس منڈی میں ایک ایسی مشین آرہی ہے۔ جو ایک ہی وقت میں کھیت میں ہل جوتے گی۔ مٹی کے ڈھیلوں کو توڑے گی۔ زمین کو ہموار کرے گی۔ بیکار گھاس اور کیڑے مکوڑوں کو مارنے والی کیمیائی دوائیں چھڑکے گی اور بیج ڈالے گی۔ یہ مشین بیش قیمت ہے۔ لیکن ایک دن میں اتنا کام کرے گی۔ جتنا قریباً ۵۵ اشخاص ۸ گھنٹوں میں کرتے ہیں۔

مٹروں کی فصل چننے میں جو پشت شکن محنت کرنی پڑتی ہے اسے ختم کرنے کے لئے ایک ایسی مشین تیار کی گئی ہے جو مٹروں کی بیلوں کو کاٹتی اور زمین سے اٹھاتی ہے۔ مٹروں کو چھلکوں سے جدا کرتی ہے اور کاٹی ہوئی بیلوں کو انگ گھاس کے ڈھیروں پہ پھینکتی ہے۔

دوسری نئی مشین چقندر جمع کرتی ہے مولی اور آلوؤں کو زمین سے نکالتی ہے۔ مونگ پھلی اکٹھی کرتی اور کپاس چنتی ہے۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی کے انجنیئروں نے انگوروں کو ان کی بیلوں سے الگ کرنے کے لئے ایک نئی مشین تیار کی ہے۔ جس میں زنجیر کی قسم کا ایک آری استعمال ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں گیہوں کے کھیت میں ۸ انچ اونچی سٹی اور گھاس وغیرہ کاٹنے کے لئے ایک نئی مشین بھی بنائی گئی ہے۔ جو ایک دن میں ۲۷۰۰ بشل اناج کاٹتی ہے۔ امریکہ کے متعدد کارخانے ایسی مشینیں فروخت کر رہے ہیں جن کے ذریعہ ایک بار ہی چھ قطاروں میں مکئی کی کاشت کی جاسکتی ہے۔

مکئی کی عالمی پیداوار

امریکی وزارت زراعت کے ماہرین اعداد و شمار کے اندازے کے مطابق ۵۸-۱۹۵۷ء کے سال میں دنیا میں ۶ ارب ۷۴ کروڑ بشل مکئی پیدا ہوئی جو پچھلے سال کے مقابلے میں قدرے کم تھی جب پیداوار کا ریکارڈ قائم ہوا تھا۔ پچھلے سال کی نسبت یورپ اور جنوبی امریکہ میں زیادہ فصلیں ہوئیں جبکہ دوسرے علاقوں خاص کر امریکہ اور روس میں کم پیداوار ہوئی۔ امریکی پیداوار میں تخفیف اس امر کے نتیجے کے طور پر عمل میں آئی کہ ناقص پیداوار کی امکانی تباہیوں کو روکنے کے لئے زیر کاشت رقبے میں بھاری کمی کی گئی۔

روس کی پیداوار میں کمی کے زیادہ تر اسباب وہاں کے ناموافق موسمی حالات تھے۔ پچھلے برسوں کے بقایا ذخیروں کے نتیجے کے طور پر امریکہ میں مکئی کی فراہمی قریباً ۸۴ لاکھ بشل ہے جو پہلے وقت کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

مکھی کو ہلاک کرنے کا انوکھا طریقہ

امریکی سائنس دان تمام گھروں اور فارموں کے لئے عالمگیر مصیبت کا باعث عام گھریلو مکھی کو ایک مرض کے ذریعہ ہلاک کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ امریکی کیمیکل کمپنیاں ان کے منصوبوں میں امداد دے رہی ہیں۔ ان کی تجویز ہے کہ تجارتی مقاصد کے لئے ایسی دوائی تیار کی جائے جس سے ایک ایسا مرض پیدا ہوتا ہے جو مکھی کو فوراً ہلاک کر دیتا ہے۔

اس مرض کا نام ہے "بیسیلس تھرنجینسس برلینرز" Bacillus Thringiensis Berliner جب مکھی ابھی لاروے کے مرحلے میں ہی ہوتی ہے۔ یہ دوا اس پر ضرب کاری لگاتی ہے۔ جو مکھیاں نہایت قوی جراثیم کش ادویات کی مدافعت بھی کر سکتی ہیں۔ ان کا لاروا بھی اس مرض سے جان بحق ہو جاتا ہے۔ اس دوائی کی تیاری پر زیادہ خرچ نہیں آتا اور انجام کار یہ مزید ارزاں ہو جائے گی۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی کے سرکردہ ماہر حیاتیات ایم ہال کے مطابق جب یہ دوائی منڈی میں دستیاب ہوگی تو اسے سفوف کے پیکٹوں کے طور پر خریدا جا سکے گا اسے سفوف کی صورت میں یا پانی میں تحلیل کر کے چھڑکا جا سکے گا۔

اس امر کا امکان ہے کہ یہ دوائی پودوں کی بیماریوں اور کیڑے مکوڑوں کے خلاف بھی استعمال ہوگی۔

چارے کی ٹکیاں

انٹرنیشنل ہارویسٹر کمپنی نے چارے کی ٹکیاں تیار کرنے والی ایک نئی مشین بنائی ہے جس سے کہ اس مشین کی بنائی ہوئی چارے کی ٹکیاں امریکہ میں مویشیوں کے دوسرے چارے کی جگہ لے لیں۔ یہ مشین میدانوں میں سے گھاس اکٹھا کرتی ہے۔ اسے دبا کر بسکٹ کی صورت میں تبدیل کرتی ہے اور اس کے بعد اسے ایک ویگن میں رکھتی ہے جو مشین کے پیچھے ہوتی ہے جیسے ایک ٹریکٹر کھینچتا ہے۔ ان ویگنوں سے ٹکیاں خود بخود اترتی ہیں جنہیں گوداموں میں رکھا جا سکتا ہے۔

ان ٹکیوں کا قطر ۴ انچ اور موٹائی ۲ انچ ہے۔ جس سے مشین آسانی سے ان کی تیاری اور دیکھ بھال کر سکتی ہے ٹکیوں میں گھاس کے ۴ انچ لمبے تنکے ہوتے ہیں اور ان میں گھاس کی خصوصیات برقرار رہتی ہیں۔ دبانے کے باعث چارہ گودام میں کم جگہ گھیرتا ہے۔ ابتدائی تجربوں سے پتہ چلا ہے کہ دوسرے چارے کے مقابلے میں ان ٹکیوں سے مویشیوں سے زیادہ گوشت اور دودھ حاصل کیا جاتا ہے۔

کھاد کا بڑھتا ہوا استعمال

امریکی وزارت زراعت کے ماہرین نے پیشگوئی کی ہے کہ امریکی کاشتکار اپنی فصلوں کو بڑھانے کے لئے اس وقت جتنی کیمیائی کھاد کا استعمال کر رہے ہیں۔ ۱۹۷۵ء تک اس میں ۷۵ سے ۱۰۰ فی صد تک اضافہ ہو جائے گا۔ اس پیشگوئی کے مطابق ۱۹۷۵ء تک ایک کروڑ سے ایک کروڑ بیس لاکھ ٹن تک کیمیائی کھاد کے استعمال کی توقع کی جاتی ہے۔ امریکی کاشتکار ۵۰ برس پہلے جتنی کھاد استعمال کرتے تھے آج اس سے ۸ گنا استعمال کر رہے ہیں۔

ترقی پذیر ملکوں کی امداد کے متعلق کتاب

برکلی (کیلی فورنیا) میں کیلی فورنیا یونیورسٹی پریس کی طرف سے ایک کتاب شائع کی گئی ہے جس کا مقصد نئے ترقی پذیر ملکوں کے لئے منصوبہ بندی کے کام کو بہتر بنانا ہے۔ اس کتاب کا نام "پائنٹ فور پراجیکٹ انڈیا" اور اس کے لکھنے والے ہیں۔ البرٹ میئر کم میرباٹ اور ریچرڈ ایل پارک۔ یہ کتاب خارجہ امداد کے امریکی ماہرین اور دوسرے ان لوگوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ جو جمہوری ترقیاتی طریقوں اور کمیونسٹوں کے جبریہ طریقوں میں باہمی مقابلے اور فرق میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس کتاب میں دیہی ترقیاتی کام کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اور اس سے یہ بنیادی سبق ملتا ہے۔ کہ کسانوں میں اس امر کے لئے خود بخود ذوق پیدا ہونی چاہیئے کہ وہ کاشتکاری کے جدید طریقے اختیار کرنے کے لئے پہل کریں۔

کیڑے مکوڑوں کی ہلاکت کے لئے گیس

امریکہ میں کیڑے مکوڑوں سے گیہوں کے ذخیروں کو جو بھاری نقصان پہنچتا تھا۔ وہ ایک نئی جرمن جراثیم کش گیس کے استعمال سے بہت حد تک کم ہو گیا ہے۔ امریکہ کے مغربی ساحل پر کیلی فورنیا یونیورسٹی کی طرف سے گرم زدہ گیہوں کے ذخیروں پر ہائیڈروجن فاسفائیڈ کے جو تجربے کئے گئے ہیں ان کے بہت اچھے نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ چنانچہ تجارتی مقاصد کے لئے بھی اس گیس کا استعمال شروع کر دیا گیا ہے۔ یہ گیس اناج کے ذخیروں میں قریباً تمام کیڑے مکوڑوں کو ہلاک کرتی ہے۔ جن کے باعث امریکہ میں ہر سال ۵۰ کروڑ ڈالر کا نقصان ہوتا ہے۔ (ماخوذ)

ایک بزرگ درویش خاتون کی وفات

قادیان ۲۳ فروری۔ افسوس آج صبح ایک درویش خاتون محترمہ اولیاء بی بی صاحبہ بیوہ منشی محمد حسن صاحب بعمر ۹۷ سال رحلت فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم اخوند محمد صاحب اشرف درویش قادیان کی نانی تھیں۔ اور ۱۹۵۰ء میں اپنے درویش بھتیجے کے پاس دار الامان میں ہی آگئیں۔ بوجہ معمر اور باسلیقہ بزرگ ہونے کے نوعمر درویش خواتین کے لئے نیکی اور حسن اخلاق میں نمونہ تھیں۔ کل یوم مصلح موعود کے سلسلہ میں جبکہ بعد نماز ظہر لجنہ اماء اللہ کے ماتحت خواتین کا الگ جلسہ منعقد ہوا۔ تو مرحومہ نے بھی اس میں شرکت کی۔ اور خوب خوش و خرم تھیں۔ مگر آج رات ۱۲ بجے اچانک خون کی قے آئی اور اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ گیارہ بجے کے قریب محترم مولوی عبد الرحمن صاحب فاضل نے درویشان کی خاصی تعداد کی معیت میں نماز جنازہ ادا کی۔ اور موصیہ ہونے کے باعث مرحومہ کو مقبرہ بہشتی میں اپنے مرحوم شوہر منشی محمد حسن صاحب کی قبر کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ مرحومہ نے ۱۹۴۲ء سے یہ جگہ اپنے لئے ریزرو کروا رکھی تھی۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات و پسماندگان کے لئے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

شکریہ

قبل اس کے خاکسار جو ایک خطرناک حادثہ کے نتیجہ میں مجروح ہو گیا تھا۔ اور اس کے بعد پھر مختلف عوارض میں بیمار رہا۔ اب الحمد للہ احباب جماعت اور درویشان کرام اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کے طفیل ایک حد تک صحت ہو گئی ہے۔ لہذا خاکسار تمام حضرات کا تہ دل سے بیمار پرسی اور دعاؤں کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دعا گو ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کا بہترین اجر عطا کرے۔ آمین۔

عاجز سید صمصام الدین احمد

خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم رانچی

محمود کی بجائے پسرِ خامس یا کوئی پوتا کیوں مصلح موعود نہیں ہو سکتا

مبشر اولاد کے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

(۱)

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیان)

ایک امر یہ بھی قابلِ وضاحت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۳ء میں اپنی کتاب مواہب الرحمٰن کے ص ۱۳۹ پر یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ

"الحمد للہ الذی وھب لی
علی الکبر اربعۃ من البنین
وانجز وعدہ من الاحسان
وبشرنی بخامس حین من
الاحیان۔ کہ خدا نے مجھے بڑھاپے
میں چار لڑکے عطا فرما کر اپنا
وعدہ پورا کر دیا۔ اور مزید پانچویں
کی بشارت دی جو کسی وقت ضرور
پیدا ہوگا۔"

(۲) مئی ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا تھا۔
"ستولد وتتذکر۔ لڑکا پیدا
ہوگا" (تذکرہ ص ۵۱۰)

(۳) ۱۶ر ستمبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا تھا
"انا نبشرک بغلام حلیم"
(تذکرہ ص ۷۲۵)

(۴) ۱۳ر اکتوبر کو پھر الہام ہوا
"آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے
فرمایا یعنی آئندہ کسی وقت لڑکا
پیدا ہوگا" (تذکرہ ص ۷۳۳)

(۵) ۱۹۰۷ء میں پھر الہام ہوا تھا
"انا نبشرک بغلام حلیم
ینزل منزل المبارک"
(تذکرہ ص ۷۳۳)
یعنی ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی بشارت
دیتے ہیں جو مبارک کی جگہ پر نازل
ہوگا۔

اسی کے متعلق آپ نے ۵ر نومبر ۱۹۰۷ء کو تحریر فرمایا تھا۔

"جب مبارک احمد فوت ہوا۔
ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے یہ الہام
کیا کہ انا نبشرک بغلام حلیم
ینزل منزل المبارک یعنی
ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوشخبری
دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے
ہوگا اور اس کا قائم مقام اور
شبیہہ ہوگا۔"

(۶) ۷ر نومبر ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا [illegible]
"ساھب لک غلاماً زکیاً
رب ھب لی ذریۃ طیبۃ
انا نبشرک بغلام اسمہ
یحییٰ۔ میں ایک پاک اور پاکیزہ
لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں جسے
خدا پاک اولاد مجھے بخش سکے
ایک لڑکے کی خوشخبری دیتا ہوں
جس کا نام یحییٰ ہے۔"
(تذکرہ ص ۷۳۶)

ان الہامات میں جو بشارات آپ کو آئندہ کے لئے ملی تھیں ان کے متعلق غیر احمدی معترضین کا ایک اعتراض تو یہ ہے کہ آپ کے ہاں اس کے بعد کوئی صلبی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔ لہٰذا پانچویں لڑکے والی پیشگوئی غلط نکلی۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ یہ الہامات کئی ہیں۔ اور ان میں کئی مزید لڑکوں کی پیدائش کی پیشگوئیاں تھیں وہ بھی تمام کی تمام غلط نکلیں اس لئے آپ صادق نہیں ہو سکتے۔

پہلے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ پانچویں کی پیدائش کا تعلق آپ کے پوتے سے ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ

(۱) ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی میں آپ کے بیٹے بشیر اول کی خبر کے بعد آپ کے صلبی بیٹوں کی اکٹھی خبر میں ان کی تعداد صرف چار ہی بتائی گئی تھی نہ کہ پانچ چنانچہ صلبی بیٹوں کی پیدائش کے بعد آپ نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں جو ۱۸۹۹ء میں لکھی گئی تھی یہی لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے چار بیٹوں کی خبر دی تھی اور اس نے وہ چار بیٹے دے کر اسے پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے
ہوں گے . . . . . سو خدا تعالیٰ
کے فضل سے چار لڑکے پیدا
ہو گئے۔"

(تریاق القلوب ص ۱۴)

اس سے ظاہر ہے کہ مذکورہ الہامات اور پانچویں لڑکے والے الہام میں کسی مزید صلبی بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی نہ تھی کہ پانچویں صلبی بیٹے کی عدم پیدائش پر اعتراض ہو سکے۔ اگر کوئی اور صلبی بیٹا پیدا ہونا ہوتا تو اس کی بھی خبر ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والے الہام میں دی جاتی۔ اور اس میں چار کے لفظ کی بجائے پانچ کا لفظ ہوتا۔

(۲) مزید برآں آپ کو ایک کشف میں چار ہی پھل دکھائے گئے تھے۔ اور آپ نے حضرت مولانا نور الدینؓ کو ایک خط میں اس کے بارہ میں یہ تحریر فرمایا تھا کہ

"ایک شخص عالم میں مجھے چار پھل
دیئے گئے ہیں . . . . کچھ شک
نہیں کہ پھلوں سے مراد اولاد ہوتی
ہے۔"

(۸ر جون ۱۸۸۶ء مکتوبات جلد پنجم)

پس آپ کا یہ کشف بھی بتاتا ہے کہ اگر پانچویں کی خبر پانچویں صلبی بیٹے کے متعلق ہوتی تو آپ کو چار کی بجائے پانچ پھل دکھائے جاتے۔

(۳) پانچویں کی بشارت چار لڑکوں کی اکٹھی بشارت سے الگ ہونا بھی بتاتا ہے کہ اس میں پوتے کی خبر دی گئی تھی۔ چنانچہ الہام میں حین من الاحیان کے الفاظ بھی اس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ جنہیں معترض نے الہام نقل کرتے وقت حذف کر کے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ اس سے مراد پوتا تھا تو خدا تعالیٰ خود کیوں خاموش رہا۔ اس نے خود کیوں نہ آپ کو بتا دیا کہ اس سے مراد پوتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ایک الہام میں جو ۲۶ر دسمبر ۱۹۰۵ء کو ہوا تھا یہ بتا دیا تھا کہ پوتا پیدا ہونے والا ہے اور وہ الہام یہ ہے۔

انا نبشرک بغلام نافلۃ
لک نافلۃ من عندی
(البدر جلد ۱۔ الحکم جلد ۱۰۔ تذکرہ ص ۵۲۲)

نیز دوبارہ الہام کے ذریعہ سے آپ کو یہ خبر ملی تھی انا نبشرک بغلام نافلۃ لک یہ الہام آپ کو ۱۳ر مارچ ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا۔ جسے آپ نے اخبارات میں شائع کروایا تھا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ

"ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ
محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ
پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت
کسی اور وقت تک موقوف
ہو۔"
(البدر ۱۴ــ۲ الحکم ۱۲ــ۱ تذکرہ ص ۵۹۹)

چنانچہ آپ اس کے پورا ہونے کے بعد اس کے متعلق ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں۔

"چھیالیسواں نشان یہ ہے کہ خدا
نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے
کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ اسی کتاب
مواہب الرحمٰن کے ص ۱۳۹ میں
اس طرح یہ پیشگوئی لکھی ہے
وبشرنی بخامس فی حین
من الاحیان یعنی پانچواں لڑکا
جو چار کے علاوہ بطور نافلہ
پیدا ہونے والا تھا اس کی خدا
نے بشارت دی کہ وہ کسی وقت
ضرور پیدا ہوگا۔ اور اس کے بارہ
میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو
اخبار البدر اور الحکم میں مدت
ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور
وہ یہ ہے کہ انا نبشرک بغلام
نافلۃ لک نافلۃ من عندی
یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت
دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے
کا لڑکا۔ یہ نافلہ ہماری طرف سے
ہے۔ چنانچہ قریباً ... ماہ کا عرصہ
گزرا کہ میرے لڑکے محمود احمد کے
گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام
نصیر احمد رکھا گیا۔"
(حقیقۃ الوحی ص ۲۱۹)

پس خامس کی یہ بشارت پوتے سے متعلق ہے۔ سو اس کی پیدائش سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی اور اسی طرح آپ کی زندگی میں نصیر احمد کی پیدائش سے وہ الہام بھی پورا ہو گیا جس میں آپ کو بتایا گیا تھا کہ ترىٰ نسلاً بعیدا کہ تو اپنی اولاد کی اولاد بھی دیکھے گا۔ سو نصیر احمد کی پیدائش نے اس دوسرے الہام کو بھی پورا کر کے آپ کی صداقت کو نمایاں کر دیا اور بتا دیا کہ یہ خدا کا کلام تھا نہ کسی انسان کا افترا۔

لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ یہ لڑکا نصیر احمد تو جلد فوت ہو گیا تھا اور پوتے کے متعلق "یحییٰ" نام میں اس کے عمر پانے کی طرف اشارہ تھا۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے خود ہی اس بارہ میں بھی اپنی تشریح میں لکھ دیا تھا کہ ممکن ہے کہ
"بشارت کسی اور وقت پر موقوف
ہو۔"

پس نصیر احمد کے بعد پیدا ہونے والا کوئی پوتا بھی اس سے مراد ہو سکتا ہے۔ اور اس میں کوئی روک نہیں۔ اس طرح اس میں اس امر کا بھی جواب آ جاتا ہے کہ ان الہامات میں ایک سے زیادہ لڑکوں کے متعلق خبر دی گئی تھی۔ اگر خامس سے پوتا بھی مراد لیا جائے تو بقیہ الہامات تو پورے نہ ہوئے۔ پس ان الہامات میں خامس کے علاوہ دیگر پوتے بھی کوئی ہو سکتے ہیں انہی میں سے وہ پوتا بھی ہے جو عمر پانے والا ہے۔ جس کی طرف الہام نے یحییٰ کے لفظ میں اشارہ کر رکھا ہے دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ بھی الہام ہوا تھا ترىٰ نسلاً بعیداً۔ انبیاء الغیب (اربعین ۲ ۱۹۰۰ء۔ تذکرہ ص ۳۰۶)
کہ تو دور کی نسل دیکھے گا۔ تمہارے ہاں کئی بیٹے پیدا ہوں گے۔

پس اگر ان مذکورہ الہامات کو کسی ایک لڑکے کے متعلق مخصوص نہ بھی قرار دیا جائے۔ بلکہ ان سے ایک سے زیادہ لڑکوں کے متعلق خبر سمجھی جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ وہ الہامات ایک کی بجائے آپ کے کئی پوتوں کے متعلق

ہو سکتے ہیں۔ جن کی طرف ابنار المتمر دانا الہام اشارہ کر رہا ہے۔

رہا یہ سوال کہ یہ قمر کون ہے تو اس کے متعلق فی الحال ہیں اسی قدر کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے مراد آپ کا لڑکا مصلح موعود ہے (تفصیل آگے آئے گی) پس ان الہامات میں مصلح موعود کے کئی لڑکوں کی خبر بھی مراد ہو سکتی ہے۔ چنانچہ آپ کے لڑکے مصلح موعود کی اولاد کے ذریعہ سے یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے۔ اور اس طرح یہ پہلے سے کہیں بڑھ کر آپ کی صداقت کا ثبوت بن جاتی ہے۔ بہر حال آپ کی جملہ خبریں جن کا تعلق آپ کی اولاد سے ہے پوری ہو گئی ہیں۔ ایک خبر وہ بھی ہے جس کا دائرہ سب پر حاوی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ کسی نے کہا کہ آپ ہلاک ہو جائیں اور آپ کا سلسلہ تباہ ہو جائے کسی نے میعاد معین کر کے لکھا کہ یہ تین سال کے اندر معدوم محض ہو جائے گا اس کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ بلکہ جو موجود ہیں وہ بھی مر کھپ جائیں گے۔ مگر آپ نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے الہام سے بتایا ہے کہ ہم تجھے اولاد دیں گے۔ اور پھر اولاد کی اولاد بھی دیکھے گا آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ تیری اولاد ہرگز تباہ نہ ہوگی اور یہ کہ

"میں تیری نسل کو جڑ سے معدوم نہ کروں گا بلکہ جو کچھ کھویا گیا ہے۔ وہ خدا نے کریم واپس دے گا"

(اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۷ء و تذکرہ صفحہ ۷۲۵)

اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ سے بشارت پا کر اپنی اولاد کی ترقی کے بارہ میں یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ ؎

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

سو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق وہ اولاد آپ کو ملی اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ وہ بڑھتی ہی جا رہی ہے اور بڑھتی ہی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کی طرح ریت کے ذرّوں کی طرح کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی۔ اور حاسدوں اور معاندوں کی جھوٹی خواہشات کو پامال کرتی ہی رہیں گی۔

ہمارے مخالفین اعتراض کرتے وقت ان جملہ امور کو نظر انداز کر کے حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اگر وہ دیانتداری سے کام لیں تو وہ دیکھ سکتے ہیں کہ آپ کی پیشگوئیاں عجیب رنگ میں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ (باقی آئندہ)

قادیان میں مصلح موعود کا جلسہ

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

فیہ ظلمات ورعد و برق۔ اور جس کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ یتزوج و یولد لہ

محترم حکیم صاحب نے مصلح موعود کے بارہ میں الہام کصیب من السماء فیہ رعد و برق کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ آپ کے زمانہ خلافت میں کس طرح اپنے جلال کا اظہار کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے مختلف مثالیں بیان کیں۔ کانگڑہ اور بہار اور کوئٹہ کے زلازل کا ذکر کیا جنگ عظیم اوّل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ۱۹۱۴ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے تخت خلافت پر متمکن ہوتے ہی تمام دنیا میں جنگ عظیم کے ذریعہ ایک عظیم تہلکہ مچ گیا۔ اور ایک دنیا تہ و بالا ہو گئی۔ پھر جنگ عالمگیر ثانی نے تمام دنیا کو زیر و زبر کر کے رکھ دیا۔ اور اسلام اور اللہ تعالیٰ کی صداقت پر مہر ثبت کر دی۔

اسکے بعد پنڈت داتا رام صاحب ٹیچر ڈی آئی سکول قادیان نے امیر المومنین کے حسن سلوک اور توجہ الی اللہ کے متعلق اپنا ایک واقعہ سنایا۔ بعد ازاں مکرم کریم الدین صاحب نے مصلح موعود کے کارنامے کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام اور احمدیت نے خلافت ثانیہ کے دوران میں عظیم الشان ترقی فرمائی ہے حضرت مصلح موعود کا سب سے بڑا شاندار کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے آنحضرت صلعم کی شان اور عظمت کا اظہار نہایت ہی اعلیٰ رنگ میں فرمایا ہے اور سیرت النبی صلعم کے جلسے جاری کر کے آپ کی شان کو اُجاگر کر دیا۔ پھر پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے انعقاد سے تمام انبیاء کی عظمت کو قائم کیا ہے۔ اسی طرح خلافت کے موضوع کے متعلق تقاریر و تصانیف کے ذریعہ آئندہ کے لئے فتنہ کی رخنہ اندازیوں کا انسداد فرما دیا ہے۔ پھر آپ نے جماعت احمدیہ میں نظارتوں کے قیام سے جماعت کو مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔

بعد ازاں مکرم جناب مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے پیشگوئی مصلح موعود کی علامات کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجود میں پورا ہونے کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یحیی الدین ویقیم الشریعۃ ہے۔ چنانچہ آپ نے اسلام بانی اسلام اور قرآن مجید کی حقیقت کی تائید میں براہین احمدیہ کی تصنیف کی اور نشان نمائی کا اشتہار شائع فرمایا۔ اور قادیان کے چند ہندوؤں کی درخواست پر حضور علیہ السلام نے دعا میں اور مصلح موعود کی عظیم الشان پیشگوئی کا اعلان فرمایا۔ اس کے مقابلہ میں پنڈت لیکھرام نے بھی پیشگوئی کی کہ تین سالوں کے اندر آپ کا خاتمہ ہو جائے گا مگر خدا کا کرنا کیا ہوتا ہے۔ کہ انہی تین سالوں کے اندر ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پسر موعود عطا فرمایا۔ اور آپ کے متعلق بہت سی علامتیں مثلاً وجیہہ پاک ہونا۔ ذکی غلام۔ صاحب شکوہ و عظمت ہونے و صاحب دولت ہونا۔ قوموں کا آپ سے برکت پانا دل کا حلیم ہونا۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جانا پائی جاتی ہیں۔

آخر میں صاحب صدر نے فرمایا کہ ہم ان جلسوں سے اسی صورت میں بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں کہ جب ہم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر پوری طرح عمل پیرا ہوں۔ آخر میں دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

جلسہ میں مستورات کی شمولیت

اس جلسہ میں بیشتر مستورات نے بھی حاضر ہو کر استفادہ کیا۔ مگر ان مستورات کے مخصوص جلسہ کا الگ انتظام تھا۔ جو نصرت گرلز سکول میں بعد نماز ظہر منعقد ہوا۔ جس کی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ کسی اشاعت میں درج کی جائے گی۔

بجٹ اور اس کی اہمیت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل اغراض و مقاصد (۱) احیاء اسلام (۲) قیام شریعت حقہ اسلامیہ (۳) روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو دین واحد پر جمع کرنا ہے۔ اور بعثت مسیح موعود کی انہی مقدس اغراض کو صحیح رنگ میں پورا کرنے کے لئے واگر جماعت اور اس کی باقاعدہ تنظیم عمل میں آئی:-

ہر وہ شخص جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کھل گئی وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد دلی صمیم قلب کے ساتھ کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اور اس نے تاز یست اس عہد کو نبھانے کی ذمہ داری قبول کی مشن کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ہم دنیا کے ہر گوشہ میں اس آسمانی آواز کو پہنچائیں اور اس نور کو پھیلائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ کے ذریعہ نازل ہوا جس کے لئے بہر حال مادی اسباب کی ضرورت ہے۔ مبلغین تیار کرنے کے لئے مدارس کا قیام۔ اشاعت لٹریچر کے لئے و دیگر ضروریات سب ایسی ہیں جن کو بغیر مالی قربانی کے پورا نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں ضروریات کے پیش نظر ہر کمانے والا احمدی مرد و عورت اپنی آمد کے مطابق سالانہ لازمی چندہ جات کا بجٹ تیار کرواتا ہے۔ جب افراد اور جماعتوں کے بجٹ مرکز میں وصول ہو جاتے ہیں تو مرکز کو ان کے مطابق اپنے سال بھر کے اخراجات کا بجٹ تیار کر کے اپنے پروگرام پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ خواہ اس کے لئے وقتی قرض ہی لینا پڑے۔ پس ظاہر ہے کہ جو جماعتیں اور احباب اپنے چندوں کی ادائیگی متوقع بجٹ کے مطابق نہیں کرتے۔ اُن کی سستی اور عدم توجہ صدر انجمن احمدیہ کے لئے کس قدر مالی پریشانی اور زیر باری کا موجب بنتی ہے اور وہ اپنے وعدہ کے لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک جوابدہ اور قابل مواخذہ ٹھہرتے ہیں۔ ایسے افراد کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مندرجہ ذیل ارشاد مستحضر کرتے ہوئے جلد اصلاح عمل کی کوشش کرنی چاہیئے۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے جو . . . . خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اُس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا "جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ""

موجودہ مالی سال کا دسواں مہینہ گذر رہا ہے اور اب مالی سال کے ختم ہونے میں صرف دو ماہ باقی ہیں۔ لیکن جماعتوں کے نسبتی بجٹ لازمی چندہ جات کے مقابل پر آمد بہت کم ہوئی ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ جملہ ایسی جماعتوں کے احباب اور عہدہ داران مال اور مبلغین سلسلہ و صدر صاحبان فوری طور پر مالی فرائض کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہوں تاکہ بقیہ دو ماہ کے اندر اندر بجٹ آمد کی کمی پوری ہو سکے۔ جملہ جماعتوں کو اُن کی ششماہی بجٹ اور اصل آمد و بقایا کا حساب بھجوا کر بقایا کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی جا چکی ہے۔ خدا تعالیٰ تمام احباب جماعت اور عہدہ داران کو عملی طور پر فرض شناسی کی توفیق بخشے اور اُن کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

خبریں

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ وزیراعظم مسٹر نہرو نے آزاد میموریل کے لیکچروں کے سلسلہ میں آج اپنا لیکچر مکمل کر لیا۔ ان کے لیکچر کا موضوع تھا "آج کا اور کل کا بھارت"۔ وزیراعظم نے اپنے لیکچر میں بھارتی عوام کو ملک کے اندر ہو رہے عظیم کاموں کی تکمیل کے لئے مکمل تعاون دینے کی اپیل کی۔ اور کہا کہ مستقبل کا بھارت وہی ہوگا جسے ہم اپنی محنت سے بنائیں گے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بھارت صنعتی اور زراعتی ترقی کرے گا۔ ہم مستقل مزاجی سے اپنی منزل کی طرف بڑھتے ہیں اور یہ منزل چاہے کتنی ہی دور کیوں نہ ہو ہم وہاں تک ضرور پہنچیں گے۔ ماضی میں بھارت نے جو ترقی کی تھی وزیراعظم نے اس کا بھی جائزہ لیا اور کہا کہ ہمیں پوری طاقت سے آگے بڑھتے جانا چاہیئے۔

لاہور ۲۳ فروری۔ پاکستان کے صدر جنرل ایوب خان نے آج بیان کہا کہ پاکستان نہری پانی کے جھگڑے کا باعزت سمجھوتہ چاہتا ہے تاکہ وہ پُرامن ماحول میں عوام کی بہبودی کے لئے کام کر سکے۔ وہ آج کراچی سے لاہور پہنچے۔ انہوں نے ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جھگڑے کے تصفیہ کے لئے پاکستان نے جو تجاویز پیش کی تھیں انہیں بھارت نے مسترد کر دیا۔ کیونکہ یہ ہمارے مفاد کے منافی تھیں۔ لہٰذا عالمی بنک اب اس جھگڑے کے تصفیہ کے لئے اپنی طرف سے تجاویز پیش کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس جھگڑے سے کسی ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ جتنا جلد اس بارے میں تصفیہ ہو جائے اتنا ہی یہ دونوں ملکوں کے لئے بہتر ہو جائے گا۔

طہران ۲۳ فروری۔ وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ایران۔ ترکی۔ پاکستان امریکہ سے اس ہفتہ آپس میں ڈیفنس کا معاہدہ کریں گے۔ سفیروں نے ایران کی وزارت خارجہ سے بات چیت بھی کی۔ یہ تینوں ممالک بغداد پیکٹ کے ممبر ہیں۔

ماسکو ۲۳ فروری۔ برطانوی وزیراعظم مسٹر میکملن اور روس کے وزیراعظم مسٹر خروشچیف نے ماسکو سے چند میل دور ایک شاندار دیہاتی عمارت میں تین گھنٹہ تک قیام کیا۔ اور بین الاقوامی مسائل پر بات چیت کی۔ دو گھنٹہ تک آپ نے دوسرے ۸ مشیروں کے ساتھ گذارے وہاں مسٹر میکملن کو پنچ دیا گیا اور ایک روسی گلوکار نے انگریزی میں مسٹر میکملن کو گیت سنایا۔ دونوں لیڈر ایک وسیع کمرے میں آگ کے سامنے بیٹھے رہے۔ کیونکہ اس وقت زبردست برفباری ہو رہی تھی۔ رات کو مسٹر میکملن سرکاری مہمان خانہ میں ٹھہرنے کے لئے واپس ماسکو آ گئے۔ پوری طرح بات چیت آج کریملن میں شروع ہو جائے گی۔ مسٹر میکملن دس دن کے لئے روس کے سرکاری دورہ پر آئے ہوئے ہیں۔

جالندھر ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ تیل اور قدرتی گیس کے کمیشن کو جوالا مکھی کے علاقہ میں کافی مقدار میں تیل ملنے کا پورا یقین ہے۔ پہلے کنوئیں میں تیل کی کئی تہیں پائی گئی ہیں۔ کمیشن کو توقع ہے کہ وہ اپریل کے بعد ملک کو سنسنی خیز خبر سنائے گا۔ اس وقت اس کنوئیں کی کھدائی ۱۰ ہزار فٹ تک پہنچ جائے گی۔ اس وقت ۷۵۰۰ فٹ کی کھدائی ہو چکی ہے رومانیہ کی مشینری زیادہ سے زیادہ ۱۵ ہزار فٹ گہرائی تک کھدائی کر سکتی ہے۔ اس انتہائی مقام تک پہنچنے کے لئے دو ماہ لگیں گے۔

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت نے ۹ کروڑ ڈالر کے ضمنی معاہدہ کے تحت امریکن گورنمنٹ سے گندم کی مزید بہم رسانی کے لئے درخواست کی ہے۔ واشنگٹن میں اس پر غور ہو رہا ہے۔ امریکہ کی پوزیشن یہ ہے کہ معاہدہ کے تحت ہندوستان کی گندم کی ضروریات پوری کی جا چکی ہیں۔ ضمنی معاہدہ کے تحت ہندوستان کو دیگر چیزیں چاول روئی اور تمباکو بھیجا جا سکتا ہے۔ امریکہ کی اس پوزیشن کے باوجود ہندوستان نے اس سے درخواست کی ہے کہ گندم کی قیمتوں کو متوازن رکھنے اور کرنسی کے پھیلاؤ کے رجحانات کو روکنے کے لئے ہندوستان کو مزید ۵۰ لاکھ ٹن گندم دی جائے۔ ہندوستان کی اس مانگ کی وجہ سے ضمنی معاہدہ پر دستخطوں میں کچھ تاخیر ہو گئی ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس معاہدہ پر کب دستخط ہوں گے۔

لکھنؤ ۲۳ فروری۔ یوپی سٹیٹ اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر انصاف شری حکم سنگھ نے کہا کہ یکم جنوری ۱۹۵۶ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۸ء تک یوپی میں عدالتوں نے ۲۳۰ عورتوں کو طلاق کی درخواستیں منظور کیں۔ اس دوران میں طلاق کی ۱۰۰۱ درخواستیں مختلف عدالتوں میں دائر کی گئیں۔

اخبار بدر کی ملکیت و دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت ——— قادیان
(۲) وقفہ اشاعت ——— ہفتہ وار
(۳) و (۴) پرنٹر و پبلشر ——— (ملک) صلاح الدین
قومیت ——— ہندوستانی
پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان
(۵) ایڈیٹر کا نام ——— محمد حفیظ بقاپوری
قومیت ——— ہندوستانی
پتہ ——— محلہ احمدیہ قادیان
(۶) اخبار کے مالک فرد یا ادارہ کا نام ——— صدر انجمن احمدیہ قادیان

میں (ملک) صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات اور علم کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے
۲۵ فروری ۱۹۵۹ء — پبلشر اخبار بدر قادیان